Return of the Native
Thomas Hardy

ٹامس ہارڈی

ریٹرن آف دی نیٹو

سید عرفان علی

www.SyedIrfanAli.com

ٹامس ہارڈی کے تمام ناولز اردو آڈیو اور ٹیکسٹ ڈاؤن لوڈ کریں

Return of the Native
Thomas Hardy
First published: 1878

Thomas Hardy

Desperate Remedies	(1871)
Under the Greenwood Tree	(1872)
A Pair of Blue Eyes	(1873)
Far From the Madding Crowd	(1874)
The Hand of Ethelberta	(1876)
The Return of the Native	(1878)
The Trumpet-Major	(1880)
A Laodicean	(1881)
Two on a Tower	(1882)
The Mayor of Casterbridge	(1886)
The Woodlanders	(1887)
Tess of the D'Urbervilles	(1891)
The Well-Beloved	(1892)
Jude the Obscure	(1895)

فہرست ریٹرن آف دی نیٹو

ناول کے کردار

Return of the Native Characters

Clym Yeobright کلیم یوبرائٹ
ناول کا ہیرو۔ہارڈی نے اپنے تمام کرداروں میں اسے سب سے بہترین اور اچھا کردار قرار دیا۔کہانی کے آغاز میں اس کی عمر تینتیس سال تھی۔ ناول کے ٹائٹل میں کلم کو ہی بطور نیٹوNativeپیش کیا گیا ہے جو اپنے علاقے میں واپس آ رہا ہے۔ ایسا خوبصورت نوجوان ہے جسے یوسٹے شیاوائے جیسی حسین لڑکی پہلی نظر میں ہی دل دے بیٹھی۔ہارڈی کے عظیم کرداروں میں جیوڈ ہنشارڈ گیبریئل اوک بلکہ تمام ہی کرداروں میں یہ منفرد حیثیت رکھتا ہے۔بلکہ خود ہارڈی اس سے سب سے زیادہ محبت کرتا ہے۔ کلم کے والد صاحب تو معمولی کسان تھے مگر ماں مسز یوبرائٹ ایک معزز خاندان سے تعلق رکھتی تھیں جن کے والد پادری تھے۔کلم اپنے باپ کی طرح سادہ انسان تھا۔سچا مخلص اور سچائی سادگی سے محبت کرنے والا۔مصنوعی زندگی کی عیاشیاں اس نے ہمیشہ ناپسند کیں۔غرور نہ ہونے کی وجہ

سے نہ بلند مرتبہ پانے کی خواہش نہ ہی لوگوں پر حکومت کرنے کی تمنا۔یہی وجہ تھی کہ فیشن ایبل شہر پیرس میں واقع ہیروں کے اعلی کاروبار سے مینیجر جیسے اعلیٰ عہدے کو چھوڑ کر ایک بنجر اور غریب علاقے کے لوگوں کو تعلیم دینے کی خواہش کے ساتھ وہاں واپس آگیا۔

کلم کے اندر بھی باپ کی طرح قربانی دینے کا ایثار کا جذبہ موجود تھا۔رحمدل اور بامروّت دوسروں کی مدد کرنے کے لئے ہر دم تیار۔ہاں ماں کی طرف سے انا پرستی سختی اور ضدی پن جیسی عادات اس میں ضرور موجود تھیں۔وراثت میں ملنے والی انہیں متضاد عادات کی وجہ سے اس کی زندگی میں المیے کا آغاز ہوا۔اور انہیں عادات کی وجہ سے اس کی ماں اس کی محبت یوسٹے شیاوائے اور خود اسے اذیت تکالیف اور مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔

اس کی ماں اس کی شخصیت کو جانتی تھی۔اس لیے یوسٹے شیا کو آگاہ کر دیا تھا کہ ابھی تو تمہارے ساتھ اس کا رویہ ایک بچے کی طرح نرم و نازک محبت اور شفقت سے بھرا ہوا ہے۔مگر جلد ہی تم اس کے کردار کا وہ رخ بھی دیکھو گی جو سٹیل کی طرح سخت ہوگا۔

کلم بچپن سے ہی ذہین تھا اور شاندار مستقبل صاف نظر آرہا تھا۔ابتدا سے ہی اس میں آرٹسٹ اور سکالر کی خصوصیات نظر آنے لگی تھیں۔دور دراز کے لوگ بھی اسے جاننے لگے تھے اور اس کی کامیابی کا یقین تھا۔اس کی پیرس روانگی اس بات کا ثبوت بھی دے رہی تھی مگر جلد ہی اس کی سوچ اس کی بربادی کا باعث بن گئی۔اپنی نوکری کو چھوڑ کر اس نے اپنے بنجر علاقے میں تعلیم دینے کا فیصلہ کیا۔

دراصل وہ اپنے وقت سے پہلے پیدا ہو گیا تھا۔اس لیے اس کی ذہانت اور خلوص اسے بربادی کے راستے پر لے گیا۔

اس کی بلند سوچیں وقت اور ماحول سے مطابقت نہ رکھتی تھیں۔

کلم وقت کے ساتھ مطابقت نہ رکھ سکا۔وقت کے ساتھ دماغ کو تبدیل نہ کر سکا۔اس کے نزدیک اس کی سوچیں اس کی تھیوری سو فیصد درست تھی۔غلط ہو ہی نہیں سکتی تھی۔جبکہ ایسا نہ تھا۔

اگر بلند و بالا خیالات کے بجائے وحقیقی زندگی کے زیادہ قریب ہوتا تو حالات بھی بہت مختلف ہوتے۔اس کی محبت یوسٹے شیاوائے نے بھی اس کے بارے میں کہا کہ اگرچہ اس کی سوچ اور خیالات تو بہت بلند ہیں مگر حقیقی زندگی سے وہ بہت دور ہے۔

کلم کا خلوص شک وشبہ سے بالاتر ہے۔مگر یہ خلوص وہ درست وقت اور درست جگہ استعمال نہ کر سکا۔سادگی اور انا پرستی رحم دلی اور سختی ایک ساتھ اس کی ذات کا حصہ تھے۔اس کے اثرات اس کے چہرے پر بھی دیکھے جاسکتے تھے۔

بلند خیالات کے حامل انسان کے ذہن نے خاص تصورات بنائے ہوئے تھے۔

اس کی سادگی اس کی دوسروں کے لئے ہمدردی اور رحم دلی خیال کرنے کی خواہش نیک کام کے لیے جذبہ ایثار و قربانی یہ کلم کی خوبیاں تھیں۔ لیکن ہمارے ہیرو کی خوبیاں دراصل اس کے بلند اور غیر حقیقت پسندانہ خیالات اور ہٹ دھرمی کا نتیجہ تھیں۔حالات اور واقعات نے اپنا حصہ ڈالا مثال کے طور پر یوسٹے شیاوائے سے شادی۔ نظر کا کمزور ہونا۔یوسٹے شیاوائے کی وائلڈیو سے ملاقات۔ماں کے آنے پر دروازے کا نہ کھلنا۔ اس کے کردار میں ٹریجک فلا کا باعث بن کر اس کی زندگی برباد کر ڈالتا ہے۔مگر پھر بھی اپنی ماں اور بیوی کے مرنے پر ہمارا ٹریجک ہیرو اپنے عظیم الفاظوں سے اپنی عظمت ظاہر کرتا ہے۔

Eustacia Vye

یوسٹے شیاوائے

ہارڈی کے ریٹرن آف دی نیٹو میں ہمیں دو اہم ترین کردار بالکل متضاد نظر آتے ہیں۔ ایک وہ علاقہ یعنی ایگڈن ہیتھ اور دوسرا یوسٹے شیاوائے۔ بنجر ایگڈن ہیتھ جو تبدیلی کو بالکل پسند نہیں کرتا اور حسین یوس ٹے شیاوائے جو شدید تبدیلی کی خواہش رکھتی ہے۔ اسی لئے دونوں کردار ایک دوسرے کو ناپسند کرتے ہیں۔

کلم مکمل طور پر اس علاقے کا یعنی نے ٹو Native ہے تو یوسٹے شیا اس علاقے میں بالکل اجنبی۔ ذہنی اور جسمانی دونوں طریقوں سے اس علاقے اور یہاں کے لوگوں سے بالکل مختلف۔ سوچیں خیالات بھی بالکل مختلف۔ کلم نے امیر ترین علاقے دیکھے اور انکے مصنوعی پن کو سمجھ گیا۔ مگر یوسٹے شیاوائے ان فیشن ایبل علاقوں کے دن رات خواب دیکھتی ہے۔

یوسٹے شیا کو دوسرے امیر علاقے سے ایگڈن ہیتھ میں آنا پڑا اور ایک نظر دیکھنے سے ہی علم ہو جاتا ہے کہ یہ حسن اس علاقے کا ہو ہی نہیں سکتا۔ بلند خواہشات رکھنے والی یہ لڑکی اس ویران علاقے کو جلد از جلد چھوڑ کر کسی فیشن ایبل علاقے میں جانے کی شدید خواہش رکھتی ہے۔ علاقے کے لوگوں کو یوسٹے شیاوائے پر چڑیل ہونے کا اس لئے شک ہے کہ ایسی شخصیت اتنا حسن بغیر جادو کے کس طرح ممکن ہے۔ سمندر کی لہروں کی طرح خوبصورتی سے چلتی اور بولتی تو جیسے ساز بج اٹھے ہوں۔ اسکی پیدائش ساحلی امیر علاقے بڈمائوتھ میں ہوئی۔ بڑے شہر میں اچھی تعلیم حاصل کی مگر والدین کی وفات کے بعد اس غریبوں کے بنجر اور ویران علاقے میں اپنے گرینڈ فادر کے ساتھ زندگی گزارنے آنا پڑا۔

رات کی رانی

کا اس لئے نام اسے دیا گیا کیونکہ اس علاقے میں جہاں رات کو ویرانی ہوتی تھی یہ حسین لڑکی رات کے اس وقت باہر گھومنے کی شوقین تھی۔ سحر کر دینے والی آنکھیں۔ اسکے بال اسکی زلفیں اندھیری راتوں سے بھی زیادہ سیاہ تھیں۔ یعنی بے حد حسین۔ بلکہ اسکی حسین آنکھوں سے تو اندھیری راتوں کے حسن میں اضافہ ہو جاتا۔

ٹامس ہارڈی جیسے ایک عظیم شاعر کا تخیل ہی اس کے حسن کی تصویر کشی کر سکتا ہے

ایک لڑکی کو دیکھا تو ایسا لگا

جیسے یونانی دیوی

جیسے کھلتا گلاب

جیسے شاعر کا خواب

جیسے اجلی کرن

جیسے بن میں ہرن

جیسے چاندنی رات

جیسے نرمی کی بات

جیسے مندر میں ہو ایک جلتا دیا

جیسے لمحوں کی جان

جیسے سردی کی دھوپ

جیسے بینا کی تان

جیسے لہروں کا کھیل

جیسے خشبو لئے آئے ٹھنڈی ہوا

اس لاپرواہ لڑکی کا مزاج کسی وقت بھی تبدیل ہو سکتا ہے۔ مستقل مزاجی سے ایک مرد سے محبت برقرار رکھنا اس کے لئے بہت مشکل کام ہے۔

وہ تو ایک بگڑے ہوئے بچے کی طرح تھی۔

شدید تمنا رکھتی تھی کہ اس سے محبت کی جائے۔

علاقے کے امیر آدمی ڈیمون وائلڈیو سے تعلقات پیدا کرتی ہے مگر پھر جب ایک اور امیر آدمی کلیم کے بارے میں سنتی ہے تو اسے دیکھے بغیر ہی اسکے عشق میں گرفتار ہو جاتی ہے۔ دراصل پیرس میں کامیاب انسان سے وہ عشق میں گرفتار ہوئی تھی۔ کلم اسے بتا دیتا ہے کہ وہ اس علاقے میں سکول کھول کر وہاں تعلیم دینے کا ارداہ رکھتا ہے مگر یوسٹے شیاوائے کو اپنے اوپر یقین تھا کہ بعد میں وہ اسے اس علاقے سے اچھے علاقے میں لے جانے میں کامیاب ہو جائے گی۔ جب اپنے مقصد میں ناکامی دیکھتی ہے اور کلم کو جھاڑیاں کاٹنے کا معمولی کام کرتے ہوئے دیکھتی ہے تو ناراضگی کا اظہار کر دیتی ہے۔

شادی کے بعد پرانے عاشق وائل ڈیو کو وراثت میں بڑی دولت ملتی ہے تو احساس ہوتا ہے کہ اس نے غلط آدمی سے شادی کر لی ہے۔ جب کلم اس پر ماں کی موت کی ذمہ داری ڈالتا ہے تو اس احساس میں بہت اضافہ ہو جاتا ہے۔ پرانا عاشق دوبارہ اس علاقے سے کہیں دور جانے کا کہتا ہے۔ وہ شادی کے بندھن کو توڑنا بھی نہیں چاہتی مگر دوسرے شہر اسکے ساتھ جانے کے لئے تیار ہو جاتی ہے۔ مگر راستے میں پانی میں ڈوب کر مر جاتی ہے اور یہ سوال چھوڑ جاتی ہے کہ کیا اس کی موت خودکشی تھی۔

دراصل قدرت فطرت معاشرے سے ٹکراؤ اسکی بربادی کا سبب بنا۔

بدقسمتی یہ تھی کہ ایک بہت حسین فیشن ایبل پڑھی لکھی لڑکی جسے اپنے ماں باپ کی وفات کے بعد بنجر ویران علاقے میں رہنا پڑا۔ اس جگہ وہ سخت تکلیف میں ہے اور اسے بدترین جہنم کا نام دیتی ہے۔ وائل ڈیو سے کہتی ہے کہ اس علاقے کی تکالیف میری موت کی وجہ بنیں گی۔ اور یہ سچ بھی ثابت ہوا۔

اگرچہ وہ سچی محبت کرنا چاہتی ہے اپنے شوہر کلم کے ساتھ رہنا چاہتی ہے مگر اپنی خواہشات کے ساتھ کسی اچھے فیشن ایبل علاقے میں جا کر۔ جس کے لئے دوسرے مرد کی مدد کو قبول کر لیتی ہے۔

William the Conqueror, the Earl of Strafford and Nepolian Buonaparte

جیسے ہیروز کو اس نے پسند کیا جو اسکے مزاج کے مختلف ہونے کے بارے میں نشاندہی کرتے ہیں کیونکہ ان تمام لوگوں کو ہی تاریخ میں اچھے الفاظ میں یاد نہیں کیا جاتا۔

بے حد خود اعتمادی اسکے کردار میں تھی۔ اسکی سوچ تھی کہ کوئی بھی مرد اسکے حسن سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔

عقلمند باشعور حسین اور مطلب پرست لڑکی۔

ایک کلم دوسرے وائل ڈیو اور تیسرے مسز یوبرائٹ کی زندگی تباہ ہونے کی یہی لڑکی وجہ تھی۔

Mrs. Yeobright

مسز یوبرائٹ

کلم کی ماں مسز یوبرائٹ باکردار اور مضبوط حوصلے اور کردار کی حامل خاتون ہیں۔ المیہ کردار جو دل ٹوٹنے کے بعد وفات پا جاتی ہیں۔ دراصل یہ ایک مضبوط کردار اس لئے بھی ہے کیونکہ ہارڈی نے ان میں اپنی ماں کا نقشہ کھینچا ہے۔ درمیانی عمر کی خاتون۔ پادری کی بیٹی ہیں اور معزز خاندان سے تعلق کی وجہ سے اپنے آپ کو اس علاقے یعنی ایگڈن ہیتھ کے معمولی لوگوں سے ممتاز اور برتر تصور کرتی ہیں۔ شادی کے بعد ایگڈن ہیتھ میں رہنا پڑا۔ جس نے اپنا سایہ ان پر بھی ڈال دیا۔ جو مسز یوبرائٹ کے اداس تنہا غمگین چہرے پر صاف نظر آتا تھا۔

جہاں بھی جاتی ہیں ان کا احساس برتری صاف نظر آتا۔ پادری کی بیٹی کی خواہش تھی کہ کسی اعلی خاندان میں شادی کر کے خوشحال زندگی بسر کریں مگر قسمت میں ایک کسان لکھا تھا۔ پھر بھی خاندانی برتری کی وجہ سے علاقے کے لوگوں سے دور رہتیں اور کم گفتگو کرتیں۔

ڈگوری وین نے ٹومے سن سے شادی کی خواہش کا اظہار کیا تو خاندانی احساس برتری کی وجہ سے ہی رشتے سے انکار کر دیا۔ احساس برتری کی وجہ سے سخت شرمندگی اس وقت محسوس کی جب ڈیمون وائل ڈیو کی ٹومے سن سے شادی نہ ہو سکی۔

ان کی شخصیت کا سب سے اہم پہلو کردار کی مضبوطی یا ہٹ دھرمی۔

تقدیر اور حالات نے کردار کی پختگی کو ہمیشہ نیچا دکھانے کی کوشش کی اور اسی وجہ سے نہ صرف ان کے قریبی لوگ بلکہ وہ خود بھی تکالیف کا سامنا کرنے پر مجبور ہوئیں۔ پہلے اپنے بیٹے سے لڑائی ہوئی اور پھر موت ان کا مقدر بن گئی۔

اپنے بیٹے کلم سے شدید محبت کرتی تھیں بلکہ ان کا بیٹا تو ان کی ذات کا حصہ تھا۔ اپنی زندگی بیٹے کے لئے وقف کی۔ اپنی امیدیں اس سے وابستہ کیں۔ مگر جب اپنے بیٹے کو یوسٹے شیاوائے جیسی لڑکی سے محبت کرتے دیکھا جسے پسند نہیں کرتی تھیں تو سخت طبیعت کی وجہ سے اس شادی کی مخالفت کی۔ درحقیقت وہ یوسٹے شیاوائے کی عادت کو جان چکی تھیں کہ وہ ایک مغرور اور مطلب پرست لڑکی ہے۔ اور جلد ہی کلم اس کی عادات کی وجہ سے مشکل میں پڑ جائے گا۔ مگر قسمت اور بیٹے دونوں نے ماں کی بات ماننے سے انکار کر دیا۔ پھر بھی بیٹے کو معاف کر کے اس سے صلح کی کوشش کی۔ قدرت اور اتفاقات پھر درمیان میں آئے اور المیے میں اضافہ ہوتا گیا۔

Egdon Heath

ایگڈن ہیتھ

ہارڈی جیسا عظیم ناولسٹ ہی نیچر فطرت اور قدرت کو زندہ کردار کی طرح پیش کرنے کی صلاحیت رکھتا تھا۔ نیچر سے مکمل طور پر آگہی کی وجہ سے وہ اس کی اہمیت سے واقف تھا اور سمجھ چکا تھا کہ نیچر انسانی زندگی پر بہت زیادہ اثرانداز ہوتی ہے۔ بالکل اسی طرح جس طرح ہماری قسمت اور اتفاقات واقعات اثرانداز ہو رہے ہوتے ہیں۔

ویسے تو ہارڈی کے تمام ناولز میں نیچر کا اہم کردار ہے مگر اس ناول میں اس کی طاقت اور اثرات باقی تمام ناولز سے زیادہ نظر آتے ہیں۔

ایگڈن ہیتھ ناول کا سب سے اہم مرکزی کردار جو انسانی شکل میں موجود ہی نہیں ہے۔ جنوبی انگلستان کا ویران اداس علاقہ جہاں شاندار قدرتی مناظر موجود ہیں۔ ناول کا آغاز ہی اس علاقے کے تذکرے سے ہوتا ہے جہاں شام کے وقت اندھیرا اچھیل رہا ہے۔

مقامی علاقے کی منظر کشی کو ہارڈی نے بلند ترین مقام پر پہنچا دیا۔ اپنی تحریروں میں وہ ایک خاص علاقے کی منظر کشی کرتا ہے جسے وے سکس کا نام دیا۔ ان علاقوں کے مناظر صرف دور نہیں کھڑے رہتے بلکہ واقعات اور افراد کے ساتھ گہرا تعلق پیدا کر لیتے ہیں۔ اگر ہم اس علاقے اور منظر کو نظر انداز کر دیں تو اس واقعے اور فرد کی اہمیت بھی ختم ہو جاتی ہے۔

ریٹرن آف دی نیٹو میں سب سے اہم کردار یا شخصیت ایگڈن ہیتھ کی ہے جو سنسان جھاڑیوں پر مشتمل ایک وسیع سلسلہ یا دوسرے الفاظ میں گاؤں قصبہ ہے۔ اس علاقے کو ہم خدا کی تقدیر اور انسان کا مقدر کہہ سکتے ہیں۔

ناول کے دو انسانی کردار ڈیمون وائلڈیو اور ڈگوری وین ایک ہی لڑکی یوسٹے شیاوائے سے محبت کر رہے ہیں مگر وہ شادی تیسرے کردار کلم یو برائٹ سے کر لیتی ہے۔ یہ تمام واقعات جس جگہ پر سٹیج ہو رہے ہیں اس جگہ کا نام ہے ایگڈن ہیتھ۔ یہ انسانی کرداروں کے مزاج پر ہر جگہ اثر انداز ہو رہا ہے۔ انسانی کرداروں کی قسمت تقدیر ان کے فیصلے کرتی ہے وہ تبدیل ہوتے ہیں مگر ایگڈن ہیتھ کو کوئی تبدیل نہیں کر سکا۔ یہ ہر کردار کو غور سے دیکھ رہی ہوتی ہے۔ بلکہ جب انسان سو جاتے ہیں تو خاموشی سے ہر چیز کا جائزہ لیتی ہے۔ کرداروں پر اپنے ماحول کا اثر ڈالتی ہے اور انسانی تقدیر کا فیصلہ کرتی ہے۔ دراصل یہ زندہ انسانوں کی طرح ہی سمجھ سکتی ہے۔ انسانوں کے مزاج کو سمجھتی ہے۔ کلم یو برائٹ؛ ڈگوری وین اور ٹومے سن کی دوست ہے۔ ٹومے سن وہاں پر خوش ہے اور اس کا خیال ہے کہ وہ اس جگہ کے علاوہ کسی اور جگہ نہیں رہ سکتی تو اس کے برعکس یوسٹے شیاوائے اور وائلڈیو اسے اپنا بدترین دشمن تصور کرتے ہیں۔

ہارڈی نے اپنے فلسفے کو ایگڈن ہیتھ کے ذریعے بیان کیا ہے۔ جب اس کا اداس اور سنسان ماحول نظر آتا ہے تو علم ہو جاتا ہے کہ کچھ برا ہونے والا ہے۔ جب کلیم اپنی ماں کا گھر چھوڑ کر جا رہا ہوتا ہے تو ایگڈن ہیتھ میں ٹھنڈی طوفانی ہوائیں چل رہی ہوتی ہیں اور یوسٹے شیاوائے کا اختتام بھی شدید طوفان کے درمیاں ہی ہوا۔

ہارڈی نے اپنی آنکھوں سے ایسا علاقہ دیکھا۔ وہاں زندگی بسر کی اور اسی لیے ایسا جیتا جاگتا کردار پیش کیا۔ جس نے ناول کو شاہکار بنا دیا۔ یہاں درختوں کی جگہ کانٹے دار جھاڑیاں موجود ہیں۔ تیز ہوائیں چلتی ہیں تو مٹی ایک جگہ سے دوسری جگہ اڑتی دکھائی دیتی ہے۔ شدید طوفان اور تیز ہوائیں اس جگہ کو پسند کرتی ہیں۔ مصنوعی دکھاوے شان و شوکت کے بجائے اس میں قدرتی جلال ہے۔ انسان کی طرح یہ بھی مصیبتیں برداشت کرتی ہے جس کے اثرات اس کے چہرے پر بھی صاف نظر آتے ہیں۔ ایگڈن ہیتھ تہذیب کو ناپسند کرتی ہے۔ تہذیب ارتقا ترقی اس کی دشمن ہیں۔ زمانہ بدل گیا مگر اس میں کوئی تبدیلی نہ کر سکا ماسوائے ایک سڑک کے بنانے کے علاوہ۔ ہر چیز وقت کے ساتھ بدل جاتی ہے چاہے وہ سمندر ہو یا دریا؛ میدان ہو یا گاؤں یا پھر خود انسان۔ ہر چیز ہی تبدیل ہو جاتی ہے۔ مگر اس علاقے نے اپنی عظیم قدیم شان و شوکت جلال کو برقرار رکھا اور بالکل تبدیل نہیں ہوئی جسے ہارڈی نے بے حد پسند کیا۔ شروع سے آج تک یہاں پر بھوری جھاڑیاں ہی اگتی ہوئی نظر آتی ہیں۔ ایگڈن ہیتھ کو اگر کوئی برا سمجھتا ہے تو اسے کبھی معاف نہیں کرتی۔ اس سے بدلہ لیتی ہے۔ اسے تباہ کر دیتی ہے۔ مگر انسانوں کو تباہ کرنے کے باوجود ان کی تکلیفوں اور پریشانیوں سے لا تعلق رہتی ہے۔

Damon Wildeve	ڈیمون وائلڈیو	پہلے انجینئر تھا مگر اب اس علاقہ میں اپنی سرائے ہوٹل کوائٹ وومن ان چلاتا ہے۔ خوبصورت نوجوان جو عورتوں کا شوقین ہے اور ناول کی ابتدا میں اسکے یوسٹے شیاوائے کے ساتھ تعلقات ہیں۔ ناول کے اس ولن کی وجہ سے دو لڑکیوں ٹومے سن اور یوسٹے شیاوائے کے علاوہ کلم اور اسکی ماں کی زندگی بھی برباد ہوئی۔

Thomasin Yeobright	ٹومیسن یوبرائٹ	مسز یوبرائٹ کی بھتیجی اور کلم کی کزن۔ شرمیلی اور خوش شکل لڑکی۔
Diggory Venn	ڈگوری وین	خوش شکل نوجوان جو ٹومیسن سے محبت کرتا ہے۔ اسکے شادی سے انکار کے باوجود اس کے ساتھ مخلص ہے۔ اسکے علاقے کے قریب رہنے کا خواہشمند ہے تا کہ ضرورت پڑنے پر اسکی مدد کر سکے۔
Captain Vye	کیپٹن وائے	یوسٹے شیا کے بڑی عمر کے گرینڈ فادر دادا جان۔
Christian Cantle	کرسچئن کینٹل	گرینڈ فادر کینٹل کا اکتیس سالہ بیٹا۔ مسز یوبرائٹ اسے رقم دے کر اپنے بیٹے اور بہو کے پاس بھیجتی ہیں جو وہ ڈیمن وائلڈیو کے ساتھ جوا کھیلتے ہوئے ہار جاتا ہے۔
Grandfer Cantle	گرینڈ فر کینٹل	بڑی عمر کا آدمی۔ جنگ میں خاص طور پر نپولین کے خلاف اپنے کارناموں کو بڑھا چڑھا کر لوگوں کو سناتا ہے۔
Charley	چارلے	سولہ سالہ لڑکا کیپٹن وائے کا ملازم ہے اور یوسٹے شیا وائے کو پسند کرتا ہے۔
Olly Dowden	اولی ڈائوڈن	علاقے کا رہائشی۔ جھاڑو وغیرہ تیار کرنا اس کا پیشہ ہے۔
Timothy Fairway	ٹی موتھی فیئروے	درمیانی عمر کا آدمی جسکی علاقے کے لوگ عزت کرتے ہیں۔
Humphrey	ہمفرے	اس علاقے میں جھاڑیاں وغیرہ کاٹنا اس کا پیشہ ہے۔ کلم کا دوست بن جاتا ہے۔
Johnny Nunsuch	جانی نن سچ	سوزن کا چھوٹا بیٹا۔ ناول میں چند مقامات پر اس کا اہم کردار ہے۔ یوسٹے شیا وائے جب وائلڈیو کے انتظار میں جھاڑیاں جلا رہی تھی تو یہ اس کی مدد کر رہا تھا۔ جب کلم کی ماں مسز یوبرائٹ اپنے بیٹے کے گھر سے نامراد واپس آ رہی ہوتی ہے تو اسکی خراب حالت کے دوران اسکی تیمارداری کرتا ہے۔
Susan Nunsuch	سوزن نن سچ	اس علاقے کی ایک عورت جس کا خیال ہے کہ یوسٹے شیا وائے چڑیل ہے جس نے اسکے چھوٹے بیٹے جانی کے اوپر جادو ٹونا کر دیا ہے۔

تاریخ ساز کتب کے سینکڑوں تراجم

ایک گوگل ڈرائیو میں

تفصیلات کے لئے واٹس ایپ

WhatsApp

https://wa.me/923099888638

0309-9888638

ناول کے مقامات

Return of the Native Places

Rainbarrow	رین بیرو	علاقے کے سب سے بڑے ٹیلے کا نام۔ ناول کی ابتدا میں ہی یوسٹے شیا اس کی چوٹی پر کھڑی نظر آتی ہے۔ بعد میں کلم اسے اپنا منبر خطبہ گاہ بناتا ہے۔ یہاں پر ہی کھڑا ہو کر لوگوں کو نیکی کی تبلیغ کر رہا ہے۔ علاقے کے لوگ پانچ نومبر ہولی کے تہوار کے دن یہاں پر ہی جھاڑیاں جلا کر چراغاں کرتے ہیں۔
Budmouth	بڈمتھ	فیشن ایبل بندر گاہ۔ ماں باپ کی وفات سے پہلے یوسٹے شیا وائے اس امیر علاقے میں رہتی تھی۔ یہاں کی شاندار زندگی کو وہ کبھی نہیں بھول سکی بلکہ ایگڈن ہیتھ جیسے سنسان بنجر علاقے میں آکر بڈمتھ کی یاد میں بہت اضافہ ہو گیا اور یہاں کے شاندار لوگ موسیقی رقص کی محفلوں کی یادیں اسے مجبور کرنے لگیں کہ دوبارہ ایسے ہی علاقے میں جا کر زندگی بسر کرے۔ ڈیگوری وین نے یوسٹے شیا کو ایک پیشکش یہ بھی کی کہ بڈمتھ میں وہ تنخواہ لے کر اسکے ساتھ کام کرے مگر یوسٹے شیا نے اپنے غرور اور انا کی وجہ سے اس بات کو ماننے سے انکار کر دیا۔ یوسٹے شیا نے بعد میں پروگرم بنایا کہ اس علاقے سے فرار ہو کر بڈمتھ میں زندگی گزارے۔
Paris	پیرس	ایگڈن ہیتھ جیسی بیزار جگہ سے یوسٹے شیا پیرس جیسے عالی شان شہر میں جانے کی خواہشمند تھی۔ جب معلوم ہوا کہ کلم یوبرائٹ پیرس جیسے ماڈرن بڑے شہر سے آرہا ہے تو فوری طور اس سے شادی کی خواہشمند ہو گئی۔ جبکہ کلم تو اس بڑے شہر کے مصنوعی پن اور جھوٹ سے بیزار تھا اور شاندار شہر میں دوبارہ جانے سے انکار کر دیا۔ چکا چوند کر دینے والی م فیشن ایبل اور ملنے ملانے والی جس زندگی کی یوسٹے شیا وائے خواہشمند تھی کلم اس سے دور جانا چاہتا تھا۔
Blooms-End	بلومز اینڈ	مسز یوبرائٹ کا گھر یہاں واقع ہے۔ یوسٹے شیا یہاں سے گزرتے ہوئے پہلی مرتبہ کلم کو دیکھتی ہے اور کرسمس پارٹی کے دوران کئے جانے والے ڈرامے میں دوبارہ نقاب پہنے ہوئے اس سے ملاقات ہوتی ہے۔ کلم کی شادی کے بعد اسکی ماں یہاں اکیلی رہتی ہے۔ یوسٹے شیا اسے چھوڑ کر چلی جاتی ہے تو کلم دوبارہ اس جگہ رہنے آجاتا ہے۔ ٹومے سن بھی اپنے شوہر کی وفات کے بعد یہاں پر ہی رہنے آتی ہے۔ ٹومے سن اور ڈیگوری وین نے بھی اپنی شادی کا جشن یہاں پر ہی منایا۔

Mistover Knap	**مسٹ اوور نیپ**	کیپٹن وائے کا گھر یہاں پر واقع ہے۔ کلم کے ساتھ شادی سے پہلے یوسٹے شیا یہاں پر ہی رہتی ہے اور اس سے لڑائی کے بعد دوبارہ یہاں پر رہنے آگئی۔ بہت دور سے سمندر نظر آنے کی وجہ سے کیپٹن وائے نے یہ جگہ رہنے کے لئے منتخب کی تھی۔
Quiet Woman Inn	**کوائٹ وومن ان**	وائل ڈیو اس سرائے کا مالک ہے جہاں علاقے کے لوگ جمع ہو کر گپ شپ کرتے ہیں اور جوا کھیلتے ہیں۔
Shadwater Weir	**شیڈ واٹر ویئر**	یہاں پانی میں ڈوب کر یوسٹے شیا وائے کی موت ہوتی ہے۔ کلم اور وائل ڈیو اسے بچانے کے لئے پانی میں کود جاتے ہیں۔ ڈیگوری وین ان دونوں کو وہاں سے نکال تو لیتا ہے مگر زندہ صرف کلم بچا ہے اور وائل ڈیو مر گیا۔

ہارڈی کا فلسفہ

ادبی دنیا کی طرف سے ہارڈی کو ایک فلسفی ناول نگار مان لیا گیا ہے اور اس کے فلسفے کو قنوطیت یا Pessimism کہا جاتا ہے۔ پریشانی تکلیف رونا دھونا غم افسردگی۔ یعنی ہنسنے خوش ہونے کا بالکل متضاد۔ انسانی زندگی کا انجام المیہ ہے۔ انسان تو خوش رہنے کا خواہش مند ہے مگر قدرت ہمیشہ اس کی اس خواہش سے جنگ جاری رکھتی ہے۔ اسے تکلیف اور مشکلات کے جال میں پھنساتی رہتی ہے۔ اگر انسان کی خواہشات نیک ہونگی پھر بھی قدرت اس کے اندر دخل اندازی کر کے ناکام کر دے گی۔ اس سے ہر خوشی چھین کر اسے اذیت دکھ تکلیف اور پریشانی میں مبتلا کر دے گی۔

انسان کو اگرچہ اشرف المخلوقات کا درجہ حاصل ہے مگر تقدیر کے ہاتھوں مکمل بے بس نظر آتا ہے۔

ہارڈی انسان کو بے چارگی کی حالت میں موجود پاتا ہے۔ اس کے نزدیک وہ تقدیر جس نے ہمیں پیدا کیا ہے ظالم ہے۔ آندھی ہے۔ بے درد ہے۔ شاید یہ اس کی مجبوری ہے کہ ہمیں دنیا میں لے کر آئے اور یہ بھی اس کی مجبوری ہے کہ ہمیں ختم کر دے۔ اس دوران ہمیں زندگی میں جن تکالیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے اسے اس سے کوئی غرض یا پرواہ نہیں ہے۔ انسان کو تباہ و برباد کرنے کے لیے جو بہت سے آلات و اوزار استعمال کرتی ہے اس میں سے ایک جنس کی خواہش یا عشق بھی ہے اور اس آگ میں ہم جانتے بوجھتے ہوئے بھی اپنے ارادے سے چھلانگ لگا دیتے ہیں۔

دوسری بہت سی چیزیں بھی انسان کے فرار کے راستے کو بند کر دیتی ہیں۔ مثال کے طور پر انسان اپنی عادت یا مزاج کے خلاف کام نہیں کر سکتا اور اس کی عادت یا مزاج اس کی نسل موروثیت اور ماحول کے مطابق ہی ترتیب پاتا ہے۔ ہمارا سماج ہمارے خلاف کام کر رہا ہوتا ہے۔ بلکہ تمام کائنات ہی انسان کو تباہ کرنے کے لئے کوشش میں مصروف ہے۔

جب انسان تباہ ہوتا ہے تو قدرت ہنستی ہے خوش ہوتی ہے۔

مسئلہ جبر و قدر

تقدیر اور قسمت

تقدیر اور تدبیر

ایک حدیث مبارکہ کے مطابق جب بچہ ماں کے پیٹ میں چار مہینے کا ہوتا ہے تو ایک فرشتہ آ کر اس میں روح پھونکتا ہے۔ اور پھر خدا کے حکم سے اس کی پیدائش کا وقت اس کی موت کا وقت اس کا رزق اس کا اچھا یا برا ہونا ایک لوح تقدیر پر لکھ دیا جاتا ہے۔

حضرت آدم نے جنت میں پھل کھایا انہوں نے اپنا اختیار تو استعمال کیا مگر حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالی کو پہلے سے یہ علم تھا کہ وہ یہ پھل کھائیں گے۔

انسان پر کوئی مصیبت اس وقت تک نہیں آتی جب تک خدا کی اجازت نہ ہو۔

جبر اور اختیار

ہارڈی بھی یہی کہتا ہے کہ انسان جو کچھ کرتا ہے اس کا اس کے پاس کوئی اختیار نہیں ہوتا۔

تو جب یوسٹے شیاوائے اور ڈیمون وائل ڈیو نے جو کچھ کیا اگر وہ ان کی تقدیر میں اللہ تعالی نے پہلے ہی لکھ دیا تھا تو ہم انہیں الزام کیسے دے سکتے ہیں۔

اس کا جواب یہ ہے کہ اگرچہ ہمیں اپنی مرضی سے نیکی یا گناہ کرنے کا اختیار تو دیا گیا ہے مگر یہ حقیقت ہے کہ جو کچھ ہم کریں گے اس کا اللہ تعالی کو پہلے سے ہی علم ہے۔

ہارڈی ورڈزورتھ کی طرح دیہات کی طرف اپنا رخ موڑتا ہے۔ مگر اسکی طرح قدرت سے کوئی امید وابستہ نہیں کرتا۔ اسکی تحریروں سے علم ہو جاتا ہے کہ وہ یونانی المیہ ڈرامہ نگاروں اور جرمنی کے فلسفی شوپن ہاور سے بہت گہرا اثر قبول کر چکا ہے۔ کائنات کی ایک بہت ہی طاقت ور قوت اسے انسان کو برباد کرتے ہوئے نظر آتی ہے۔ اسی وجہ سے ناولز میں جگہ جگہ برباد کرنے والے اتفاقات نظر آتے ہیں۔

ہارڈی کے فلسفے کو سمجھنے کے لئے عظیم شاعر ورڈزورتھ کے فلسفے کو سمجھنا ضروری ہے۔ قدرت کی اپنی ایک مکمل شخصیت ہے۔

ورڈزورتھ جو نیچر کا شاعر تھا اس کے مطابق نیچر بہت مہربان ہے سکون دیتی ہے مگر ہارڈی اس کے برعکس نیچر کو شک کی نظر سے دیکھتا ہے۔ اسے ایک ایسے عاشق کی طرح دیکھتا ہے جو مہربانی کے ساتھ تکالیف بھی دیتی ہے۔ انسان نیچر کا ہی ایک حصہ ہے چھوٹا سا حصہ اور ہمیشہ انسان پر نیچر اثر انداز ہوتی ہے۔

ورڈزورتھ کے نزدیک نیچر بہت محبت کرنے والی مہربان ماں ہے جبکہ ہارڈی کے نزدیک نیچر سوتیلی ماں ہے

دونوں شاعروں کی نظموں میں ان کا فلسفہ تلاش کرتے ہیں۔

ورڈزورتھ کی پانچ عظیم نظمیں لوسی کے نام سے موجود ہیں جن میں سے

Three years she grew in sun and shower by Wordsworth

اس کے نیچر کے ساتھ فلسفے کی صحیح ترجمانی کرتی ہے۔ اس مرثیے غم کے گیت میں ورڈزورتھ بہت خوبصورت اور حسین طریقے سے لوسی کے بارے میں بتا رہا ہے اور آخر میں وہ فوت ہو جاتی ہے۔ لوسی ایک خیالی کردار ہے جس کے ذریعہ شاعر نیچر فطرت کے بارے میں گفتگو کر رہا ہے۔

ورڈزورتھ نے فطرت کو بہت زیادہ اہمیت دی اور اسے ماں کا درجہ دیا۔ بتایا کہ نیچر فطرت کے ساتھ وقت گزارنے سے زندگی کتنی شاندار ہو جاتی ہے۔ ایک شخص جو فطرت سے دور شہر میں زندگی گزارتا ہے جیسے ہی دوبارہ فطرت کے قریب آئے گا تو ماں فطرت کی آغوش میں اسے خوشیاں ہی خوشیاں ملیں گی۔ اور مدر نیچر مرنے کے بعد بھی ہمیں اپنی آغوش میں لے لیتی ہے۔ مدر نیچر بہت ہی زیادہ طاقت کی حامل ہے۔ زندگی سے موت تک کی طاقت رکھنے والی۔

نظم میں وہ کہتا ہے کہ

بارش کی نرم پھوار اور سورج کی تپش یعنی کبھی آرام اور کبھی سختیوں کے درمیان لوسی تین سال کی ہو چکی تھی۔

مدر نیچر فطرت نے جیسے ہی اس حسین ترین پھول کی مانند لوسی کو دیکھا تو فیصلہ کر لیا کہ اس کی پرورش میں خود کروں گی۔ مدر نیچر نے کہا کہ یہ بچی تو پھول کی طرح حسین پاکیزہ اور معصوم ہے۔ میں اس بچی کو ایک مکمل لیڈی کی طرح بہترین شخصیت میں ڈھال دوں گی۔

یعنی میرے اندر نیچر کے اندر جو خصوصیات ہیں وہ تمام اس کے اندر موجود ہوں گی۔

میری طرح ہی یہ ڈسپلن نظم و ضبط کی پابند ہو گی اور میری طرح ہی زندہ دل اور خوش اخلاق۔

یہ خوشگوار دن بھی دیکھے گی اور مشکلات کو جھیلنا بھی سیکھے گی۔

نہ صرف اس کے اندر زمین کی خصوصیات موجود ہوں گی بلکہ آسمان کی وسیع و عریض وسعتیں بھی یہ اپنی ذات میں سمیٹ لے گی۔

کھلے میدانوں کی طرح اور گھنے جنگلوں کی طرح۔

ہر اچھے اور برے وقت میں اسے ہمیشہ محسوس ہوتا رہے کہ کوئی اس کا مہربان نگہبان اسے دیکھ رہا ہے۔ یعنی مدر نیچر اسے ایسا بنانا چاہتی ہے کہ وہ نہ بہت زیادہ خوش ہو اور نہ غمگین بلکہ درمیانی راستہ اختیار کرے۔ میری یعنی مدد نیچر کی کی تربیت میں اس کی شخصیت بیلنس ہونے کے بعد زندگی بھرپور اور خوشیوں مسرتوں سے بھر جائے گی۔

ہرن کے ایک چھوٹے اور معصوم بچے کی طرح زندہ دل اور خوش مزاج۔ جنگل میں خوشی سے چھلانگیں لگاتے یا پہاڑوں پر کسی جھرنے کے پاس پاکیزہ معصوم اور خوشی سے بھرپور اس ہرن کے بچے کو جو بھی دیکھتا ہے اس کا دل بھی خوشی سے جھوم اٹھتا ہے۔ اس کو دیکھنے سے انسان اپنے دکھ درد پریشانیاں غم تکلیف بھول جائے۔ ہر قسم کی برائیوں سے دور اچھائیوں اور خوبیوں سے بھری ہوئی وہ ایک مکمل شخصیت ہو گی۔

آسمان پر حسین تیرتے ہوئے بادلوں کی گود میں سر رکھ کر وہ سکون حاصل کرے گی۔ درخت تعظیم میں اس کے سامنے سجدہ کریں گے۔ جس سے وہ عجز و انکساری سیکھے گی۔ وہ مشکل ترین حالات کا سامنا کرنے کے لیے تیار ہو گی اور کسی بھی مشکل وقت میں اپنی پاکیزگی اور معصومیت کو نہیں چھوڑے گی۔

مدر نیچر ان تمام خصوصیات کے ساتھ اس کی تربیت کرتے ہوئے اسے ایک حسین مگر پاکیزہ اور معصوم نوجوان لڑکی میں تبدیل کر رہی ہے۔

شب کی تاریکی میں چمکتے ہوئے ستاروں سے وہ محبت کرے گی اور وہ اس کی درست راستے پر چلنے کی رہنمائی کریں گے۔ مدر نیچر کی خفیہ جگہوں یعنی رقص کرتی ہوئی آبشاروں تک بھی لوسی کو جانے کی اجازت ہو گی۔ آن ندیوں اور آبشاروں کی گنگناہٹ لوسی کے چہرے پر تازگی اور شگفتگی عطا کرے گی جس سے اس کا چہرہ مدر نیچر کے چہرے کی طرح ہی حسین نظر آنے لگے گا۔ اس کی شخصیت میں زندہ دلی ہو گی۔ بچپن سے جوانی میں داخل ہونے کے بعد بھی اس کے خیالات اس قدر پاکیزہ اور شاندار ہوں گے کہ ہم دونوں اس حسین وادی میں ایک ساتھ بہترین زندگی گزاریں گے۔ میری طرح اس کی شخصیت اور خیالات دونوں ہی بہترین ہونگے۔

مدر نیچر نے اپنا وعدہ پورا کیا۔ جیسا کہا تھا ویسی ہی خصوصیات لوسی کو عطا کر دیں۔ مگر پھر وہ ایک دن اپنی عمر مکمل کر کے مر گئی۔

مگر ورڈز ورتھ کہتا ہے کہ

اسے کھو دینے کے بعد میری دنیا سنسان اور ویران ہے۔

اب میرے پاس صرف اس کی یادیں باقی ہیں۔

ورڈز ورتھ کے بعد ہارڈی کی شاعری کے ذریعے اسکی سوچ کو دیکھتے ہیں

Darkling Thrush : Poem by Thomas Hardy

سرد موسم کا سر شام تقاضہ کیا ہے

محترم شاعر ٹامس ہارڈی اپنے ذہن میں ساٹھ سال کی عمر میں ذہنی اور جسمانی کمزوری اور دنیا کے حالات دیکھ کر مایوسی شکست تباہی اور بربادی محسوس کر رہے ہیں۔ اکیلے اداس اور تنہا ہیں۔ تبدیلیاں آرہی ہیں۔ صدی کا خاتمہ ہو رہا ہے۔ ملکہ وکٹوریہ مر چکی ہے اور دنیا پر برطانیہ کی گرفت کمزور ہو رہی ہے۔ فیکٹریاں لگ رہی ہیں اور انسانوں کی جگہ مشینیں لینے لگی ہیں۔ وقت کے ساتھ لوگوں کی مطلب پرستی اور خود غرضی میں اضافہ ہو رہا ہے۔ مذاہب پر بھی سوالات اٹھائے جانے لگے ہیں۔

شاعر ہارڈی دسمبر کی سردی برف اور اندھیرے خراب موسم میں جنگل میں داخل ہونے والے دروازے کے سہارے کھڑے ہوئے ہیں۔ سرد اور اندھیرا موسم خوفزدہ کرنے والا ہے جو سورج کو بھی شکست دے چکا ہے۔ درختوں کی شاخیں ایسی بے ترتیبی سے آپس میں الجھی ہوئی ہیں جیسے کسی موسیقی کے آلے کی ٹوٹی ہوئی تاریں ہوں۔ ہر طرف ویرانی اور سنسانی ہے کیونکہ سست اور کاہل لوگ اپنے گھر کے اندر آتشدان کے سامنے موجود ہیں۔

اگلی صدی ہمارے لئے تباہی اور بربادی لے کر آئے گی۔ یہ پتھریلی چٹانیں اس طرح لگتی ہیں جیسے صدی کی لاش ہو۔ اور بادل ایسے دکھائی دیتے ہیں جیسے صدی کی قبر۔ ہواؤں کی آواز ایسی ہے جیسے صدی کی موت کا ماتم کر رہی ہوں۔

زندگی سے خوشیاں ختم ہو چکی ہیں۔ زندگی اور موت کا جو سلسلہ پہلے چل رہا تھا وہ اب ختم ہونے والا ہے۔ دنیا کے تمام لوگ ہی میری طرح پریشان حال غم میں ڈوبے ہوئے ہیں۔

اس پریشان کر دینے والے موسم میں یہ آواز کس کی آرہی ہے۔ کس قدر سریلے گانے کی آواز ہے۔ یہ دلفریب نغمہ تو بھورے رنگ کا بوڑھا کمزور بہت چھوٹا سا پرندہ درخت پر بیٹھا ہوا گا رہا ہے۔ ٹھنڈی اور تیز ہوا اس کے پروں کو اڑا رہی ہے۔ کیسی عجیب بات ہے۔ بے حد خراب موسم میں ایک کمزور خراب حال پرندہ دل کی گہرائیوں سے اپنی دھن میں مگن خوشی کا گانا گا رہا ہے۔

مجھے بات سمجھ نہیں آئی کہ ایسا کیوں کر رہا ہے

موسم تو ہم دونوں کے لیے ہی بے حد خراب ہے۔ ہر چیز کا اختتام نظر آتا ہے۔ مگر شاید کوئی خوشی کی امید کی ایسی بات ہو جسے یہ نازک اور کمزور پرندہ جانتا ہو مگر میں اس سے ناواقف ہوں۔

شاید جو کچھ یہ دیکھ سکتا ہے وہ میں نہیں دیکھ سکتا۔

کاش انسان کو بھی حاصل ہو یہ سرشاری دل

کوئی موسم ہو سرشاخ چہکتے رہنا

AFTERWARDS BY THOMAS HARDY

میرے دنیا سے رخصت ہونے کے بعد

جب میرا خوفزدہ کانپتا ہوا جسم مر جائے گا تو کیا ہو گا۔

اگر وفات مئی کے مہینے میں اس وقت ہوئی جب بہار کی آمد ہو۔ درختوں کے نئے پتے اس طرح نکل رہے ہوں جیسے پرندوں کے نازک پر یا ریشم۔ اس وقت میرے ہمسائے میرے مرنے کے بعد کیا کہہ رہے ہوں گے۔ وہ کہیں گے کہ ٹامس ہارڈی وہ شخص تھا جو نیچر کی ایسی ہی چیزوں کا مشاہدہ کیا کرتا تھا۔ ان چیزوں کے بارے میں گفتگو کرتا تھا۔

اگر میری موت شام کے وقت اس طرح خاموشی سے ہوئی جس طرح پلک جھپکنے کی کوئی آواز سنائی نہیں دیتی یا ایک پرندہ خاموشی سے تیزی کے ساتھ ہوا سے جھکی ہوئی جھاڑیوں پر آ کر بیٹھ جاتا ہے تو میرے جاننے والے ضرور سوچ رہے ہوں گے کہ ٹامس ہارڈی ایسی چیزوں کا بہت زیادہ مشاہدہ کیا کرتا تھا۔

اگر میری موت گرم موسم کی اندھیری رات میں ہوتی ہے۔ جب کیڑے مکوڑے ہوتے ہیں اور مکمل خاموشی میں باہر خارپشت بغیر آواز کے باہر گھاس سے گزرتا ہے۔ اس وقت میرے جاننے والے یہ کہہ سکتے ہیں کہ ٹامس ہارڈی اپنی زندگی میں کوشش کرتا تھا کہ ایسی بے ضرر مخلوقات کو اس سے کوئی تکلیف نہ پہنچے۔ دوسروں سے بھی ایسی ہی خواہش کی۔ مگر وہ خواہش کے باوجود بھی بہت زیادہ کام نہ کر سکا اور دنیا سے رخصت ہو گیا۔

لوگ میری دنیا سے جانے کی خبر سن کر میرے گھر آئیں گے۔ دروازے میں کھڑے ہو کر ستاروں سے بھرے ہوئے آسمان کی طرف نظر دوڑائیں گے۔ وہ لوگ جو اب کبھی مجھے زندہ نہیں دیکھ سکیں گے کیا ان کے دل میں یہ خیال نہیں آئے گا کہ ٹامس ہارڈی ایسی پراسرار چیزوں کے مشاہدات میں مگن رہتا تھا۔

میرے دنیا سے رخصت ہونے پر اداس ماحول میں جب چرچ سے ماتمی گھنٹیاں بج رہی ہونگی۔ اگر ہوا ایک گھنٹی کی آواز کو کم کر دے گی تو کچھ دیر بعد دوبارہ گھنٹی کی آواز سنائی دے گی تو کیا میرے جاننے والے کہیں گے کہ ٹامس ہارڈی جو ایسی گھنٹیوں کی آواز سن کر سوچتا تھا کہ یہ کس کے لیے بج رہی ہیں اب وہ ان گھنٹیوں کو نہیں سن سکتا۔

کیونکہ وہ دنیا سے رخصت ہو چکا ہے۔

ریٹرن آف دی نیٹو

سڑک پر ایک بوڑھا آدمی جارہا تھا جس کے کپڑوں جوتوں اور ٹوپی سے اندازہ لگایا جاسکتا تھا کہ کبھی وہ بحری جہاز کا آفیسر یا اسی قسم کے کسی پیشے سے منسلک رہا ہو گا. اسے ایک چھکڑا گاڑی نظر آئی جو اسی طرف جا رہی تھی جس طرف کہ وہ خود. گاڑی کا ڈرائیور اپنی گاڑی کے ساتھ پیدل چل رہا تھا جس کی گاڑی کی طرح اس کے کپڑوں کا رنگ بھی بالکل سرخ تھا.

دراصل اس کا پیشہ یہی تھا کہ بھیڑوں کو سرخ کرنے والا رنگ ان تک پہنچائے.

بوڑھے آدمی نے اسے سلام کیا تو دوسرے آدمی نے اس کی جانب دیکھا پھر اداس اور غمگین لہجے میں سلام کا جواب دیا. ایک نظر دیکھ کر ہی اندازہ لگایا جاسکتا تھا کہ یہ آدمی کبھی بہت خوشحال رہا ہو گا. سلام کا جواب دینے کے بعد مکمل خاموشی سے احساس ہو رہا تھا کہ وہ آدمی مزید گفتگو نہیں کرنا چاہتا. دونوں ایک ساتھ چلتے رہے. گاڑی کے پچھلی جانب ایک چھوٹی سی کھڑکی تھی۔ وہ آدمی ہر تھوڑی دیر بعد پیچھے کی جانب جاکر اس کھڑکی سے اندر دیکھتا. پریشانی اس کے چہرے سے صاف نظر آرہی تھی. پانچویں دفعہ اس نے اسی طرح پیچھے سے دیکھا تو بوڑھے آدمی نے اس سے پوچھا کیا اس کے اندر کوئی انسان ہے جسے آپ کی مدد کی ضرورت ہے. آدمی نے جواب دیا جی کچھ ایسی ہی بات ہے. کچھ دیر بعد گاڑی کے اندر سے ہلکی سی کراہنے کی آواز آئی تو آدمی جلدی سے پچھلی جانب گیا اور اندر دیکھا.

بوڑھے آدمی نے پوچھا کیا گاڑی کے اندر کوئی بچہ ہے۔

جواب دیا نہیں ایک خاتون ہے۔

بوڑھے آدمی نے پوچھا کیا نوجوان

جواب آیا جی ہاں۔

بوڑھے آدمی نے پوچھا کیا وہ آپ کی بیوی ہے۔

اس نے تلخ لہجے میں جواب دیا۔ میری بیوی

یہ تو مجھ جیسے حقیر آدمی سے شادی کا سوچ بھی نہیں سکتی. میں اس خاتون کو پہلے سے جانتا ہوں۔ مگر کاش پہلے ہماری ملاقات نہ ہوئی ہوتی۔ لیکن اب ہمارے درمیان کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں۔ اس وقت اس کی حالت بالکل ٹھیک نہیں ہے۔ وہ بہت تھکی ہوئی ہے اسی وجہ سے بہت پریشان بھی ہے. بوڑھے آدمی نے کہا کہ کیا وہ اس کی شکل کو دیکھ سکتا ہے. آدمی نے جواب دیا نہیں بلکہ اندھیرا ابھی ہو رہا ہے آپ کو وہ نظر بھی نہیں آئے گی اور ویسے بھی مجھے کوئی حق حاصل نہیں کہ آپ کو اسے دیکھنے کی اجازت دوں. بوڑھے آدمی نے جواب دیا میرا خیال ہے یہ وہی لڑکی ہے جس کے بارے میں گزشتہ چند دنوں سے گفتگو ہو رہی تھی جو کے بلومز اینڈ سے تعلق رکھتی ہے.

نوجوان آدمی نے کہا ہم اس بارے میں مزید بات نہیں کریں گے اور جناب مجھے افسوس ہے کہ ہم جدا ہو رہے ہیں کیونکہ میں نے اپنے جانور کو کچھ دیر آرام کروانا ہے. بوڑھے آدمی نے اسے خدا حافظ کہا اور اپنے سفر کو جاری رکھا.

موجود ایک انسانی ہیولا تھا. پھر اس سائے نے حرکت شروع کی اور وہاں سے اتر کر غائب ہو گیا. وہ ایک عورت تھی۔ جیسے ہی وہ وہاں سے گئی ایک اور آدمی وہاں پر آ گیا۔ پھر دوسرا تیسرا چوتھا اور پھر وہ ٹیلا لوگوں سے بھر گیا. ان میں سے ہر ایک اپنے کندھے پر جھاڑیاں وغیرہ اٹھا کر لا رہا تھا۔ وہ جھاڑیاں ایک بہت بڑے ڈھیر کی صورت میں ایک ساتھ جمع کر دی گئیں.

دراصل وہ پانچ نومبر کی تاریخ تھی جب لوگ رات کو جھاڑیاں وغیرہ جلا کر دیوالی کا تہوار مناتے. آگ کے شعلے بلند ہو رہے تھے اور اسی دوران کچھ لوگوں نے وہاں پر گفتگو شروع کی۔ وہ ایک نئے جوڑے کی شادی کے بارے میں گفتگو کر رہے تھے کہ وہ اپنی شادی کے بعد اب گھر پہنچ چکے ہونگے. ان میں سے ایک بتاتا ہے کہ میں نے دلہن کی آنٹی مسز یوبرائٹ سے کل رات ملاقات کی جنھوں نے بتایا کہ ان کا بیٹا کلیم یوبرائٹ کرسمس کے موقع پر گھر آ رہا ہے. اب وہ گھر کی دیکھ بھال کرے گا کیونکہ ٹومے سن کی شادی کے بعد اس کی ماں گھر میں اکیلی رہ گئی ہے.

ایک بڑی عمر کے آدمی نے کہا کہ شادی کرنے کے لیے لڑکا اور لڑکی صبح ہی چلے گئے تھے اور شام تک میاں بیوی کی واپسی بھی ہو چکی ہو گی. وہ باتیں کرتے ہیں کہ اتنی خاموشی اور سادگی کے ساتھ شادی نہیں کرنی چاہیے تھی. ایک آدمی نے کہا کہ ٹومیسن خوبصورت بھی ہے اور کم عمر بھی اسے بڑی عمر کے آدمی سے نہ جانے کیوں شادی کرنی پڑی تو اس کے جواب میں کہا گیا کہ نہیں وہ آدمی جس لڑکی کو بھی کہتا وہ اس سے شادی کے لیے تیار ہو جاتی.

ایک آدمی نے کہا کہ جب ٹومیسن اپنی آنٹی کے ساتھ رہتی تھی تو اس کا رویہ میرے ساتھ بہت اچھا تھا۔ کیوں نہ ہم شادی شدہ جوڑے کے گھر کے باہر انہیں شادی کی مبارکباد دیں۔ کچھ گیت گائیں رقص کریں تاکہ نئی دلہن خوشی محسوس کرے. سب نے اس بات کے لیے حامی بھر لی.

اندازہ لگایا کہ یہ ضرور کیپٹن وائے کی پوتی کی لگائی ہوئی آگ ہو گی. وہ عجیب وغریب عادات کی مالک ہے۔ اکیلی رہتی ہے۔ کسی سے نہیں ملتی اور اس طرح کے کاموں سے اسے خوشی ہوتی ہے.

اسی وقت بھیڑوں کو رنگنے والا اپنی چھکڑا گاڑی کے ساتھ وہاں پر آتا ہے اور پوچھتا ہے کہ کون سا راستہ مسز یوبرائٹ کے گھر جاتا ہے. اسے راستہ بتایا جاتا ہے تو وہ شکریہ ادا کرتا ہے اور اس طرف روانہ ہو جاتا ہے.

اس کے جانے کے چند منٹ بعد ہی ان لوگوں کے پاس ایک عورت آتی ہے. وہ بیوہ تو تھی مگر اس کا بہت احترام کیا جاتا تھا. اگرچہ اس کے خدوخال مناسب تھے مگر اس جھاڑیوں والے بنجر علاقے کی تنہائی کی طرح اس کے چہرے پر بھی سنجیدگی اور تنہائی نمایاں تھیں۔ اس کا مرحوم شوہر معمولی کسان تھا جبکہ اس کا باپ چرچ کا پادری. لوگوں نے اسے دیکھا تو کہا کہ مسز یوبرائٹ ابھی دس منٹ پہلے ایک شخص یہاں سے آپ کے گھر کا پتہ پوچھتے ہوئے گزرا ہے۔ مگر اس نے بتایا نہیں کہ آپ سے کیا کام ہے. مسز یوبرائٹ نے بتایا کہ وہ اپنی بھتیجی یوسٹیشیا وائے جس کی شادی ہوئی ہے کے پاس جا رہی ہے. راستے میں روشنی دیکھی اور ان لوگوں کی آوازیں سنیں تو یہاں پر آ گئی.

ایک عورت سے کہتی ہیں کہ اس کا گھر بھی اسی طرف ہے تو وہ بھی اس کے ساتھ چلے. وہ جواب دیتی ہے جی میں آپ کے ساتھ چلتی ہوں اور وہ دیکھتے ہیں کہ انکی منزل کی طرف جھاڑیوں میں آگ بھی لگائی گئی ہے۔ جس سے انہیں راستے کا اندازہ بھی ہو جائے گا.

دونوں عورتوں نے سفر شروع کیا۔ دوسری عورت اپنے گھر کی طرف چلی گئی جبکہ مسز یوبرائٹ اس گھر کی طرف سفر کرتی رہیں جہاں شادی کے بعد اس کی بھتیجی نے آنا تھا.

ایک طرف لے کر گیا اور کہنے لگا۔

آپ شاید مجھے نہیں جانتیں. مسز یوبرائٹ نے اسے غور سے دیکھا اور کہا ہاں میں تمہیں جانتی ہوں۔ تمہارا نام ڈیگوری وین ہے اور تمہارے والد کا یہاں قریب ھی ڈیری فارم تھا۔

وہ جواب دیتا ہے کہ ہاں آپ ٹھیک کہہ رہی ہیں. میں آپ کی بھتیجی کے بارے میں تھوڑا بہت جانتا ہوں لیکن کوئی اچھی خبر نہیں ہے. مسز یوبرائٹ جواب دیتی ہیں کہ نہیں سب کچھ ٹھیک ہے۔ اس کی شادی ہو گئی ہے اور اس وقت اپنے شوہر کے گھر میں آ گئی ہو گی. جس کا جواب وہ دیتا ہے کہ نہیں وہ اپنے گھر میں نہیں ہے بلکہ میری چھکڑا گاڑی کے اندر موجود ہے. میں اس بارے میں زیادہ تو نہیں جانتا لیکن مجھے راستے میں آپ کی بھتیجی ملی جس کی حالت خراب تھی۔ اس نے مجھے پہچان لیا اور درخواست کی کہ میں اس کی مدد کروں. یہ کہہ کر وہ بے ہوش ہو گئی۔ میں نے اسے اپنی چھکڑا گاڑی میں لٹا دیا اور اب بھی وہیں موجود ہے. راستے میں زیادہ وقت اس نے روتے ہوئے گزارا۔ مجھے صرف اتنا بتایا کہ آج اس کی شادی ہونی تھی.

مسز یوبرائٹ نے فوری طور پر گھوڑا گاڑی کے اندر دیکھا جہاں اس کی بھتیجی چادر اوڑھے موجود تھی. لالٹین کی روشنی میں وہ سوئی ہوئی نظر آ رہی تھی۔ اس کا چہرہ خوبصورت اور معصوم تھا۔ اسی وقت اس نے آنکھیں کھولیں۔ بے شمار سوچیں اس کے چہرے سے نمایاں تھیں۔ مگر فوری طور پر صورت حال کا اندازہ لگا لیا اور جلدی سے کہا آنٹی یہ میں ہی ہوں۔ مجھے پتا ہے آپ مجھے دیکھ کر بہت پریشان ہو رہی ہیں۔ آپ کو یقین نہیں آ رہا ہو گا لیکن یہ میں ہی ہوں جو اس حال میں یہاں پر موجود ہے. مگر میں کہاں پر ہوں. اس کی آنٹی نے جواب دیا کہ تم گھر سے بہت قریب ہو۔ مگر یہ خوفناک صورتحال تمہارے ساتھ کیسے ہوئی.

لڑکی نے جواب دیا کہ آپ نے بتایا کہ ہم گھر سے قریب ہیں۔ گھر پہنچ کر میں آپ کو سب کچھ بتاتی ہوں. گاڑی والے نے کہا اس کا مطلب ہے اب میں جا سکتا ہوں۔ میری ضرورت نہیں ہے. ان سب نے ایک دوسرے کو خدا حافظ کہا اور گاڑی والا اپنے راستے پر روانہ ہو گیا۔ آنٹی اور اس کی بھتیجی سڑک پر اکیلے کھڑے تھے. مسز یوبرائٹ نے سختی سے اپنی بھتیجی سے پوچھا اس ذلت آمیز صورتحال کی کیا وجہ ہے۔

,,,,,,,,,,,,,,,,,,,,,,,,

یوس ٹے شیاوائے بہت ہی خوبصورت تھی۔ دراصل اس کا اصل تعلق سمندر کے کنارے واقع ایک فیشن ایبل علاقے بڈ متھ سے تھا۔

اس نے کام کرنا چھوڑ دیا۔ شراب نوشی شروع کی اور خود بھی مر گیا۔ اس کا دادا بحری جہاز میں کپتان تھا۔ جہاں کام کرتے ہوئے حادثے کے دوران اس کی تین پسلیاں ٹوٹ گئیں اور اب اسے مجبوری کی حالت میں ایگ ڈن ہیتھ جیسے سنسان علاقے میں رہنا پڑ رہا تھا۔ خوبصورت اور حسین یوس ٹے شیاوائے اس جگہ پر آ تو گئی مگر اس تبدیلی میں اپنے آپ کو ایڈجسٹ نہ کر سکی اور اس جگہ سے شدید نفرت کرنے لگی۔ اس تبدیلی نے اس کے دماغ کی حالت کچھ اس طرح کی کر دی کہ اس میں شدید خواہش پیدا ہوئی کہ اس سے کوئی ٹوٹ کر پاگل پن کی حد تک محبت کرے۔ یہی محبت اس کی تنہائی کا علاج تھا۔ وہ وائیل ڈیو کے بارے میں سوچتی اسے پسند بھی کرتی تھی اور اس سے دور بھی رہنا چاہتی تھی۔ دراصل اس کی خواہش تھی کہ اس سے بہتر کوئی انسان اس کی زندگی میں آئے۔

یوس ٹے شیاوائے نے جو آگ جلائی ہوئی تھی اس میں اس کی مدد ایک چھوٹا بچہ کر رہا تھا جس کا نام جانی نن سچ تھا۔ آگ جلا کر جس سے وہ ملنا چاہتی تھی وہ آدمی آ گیا تو بچے کو انعام دے کر وہاں سے جانے کی اجازت دے دی۔ بچہ گھر کی طرف بھاگ رہا تھا جب اس نے رات کے اندھیرے میں ڈی گوری وین کی گاڑی کو آتے دیکھا۔ اس کے اندر ہلکی سی روشنی میں ایک آدمی مکمل سرخ رنگ میں نظر آیا

تووہ بچہ ڈر گیا۔ آدمی کے پوچھنے پر اس نے بتایا کہ وہ مس یوس ٹے شیاوائے کی لکڑیاں جلا رہا تھا۔ میں نے آپ کو دیکھا تو ڈر کر واپس گیا مگر مس یوس ٹے شیاوائے تو اب وہاں ایک آدمی کے ساتھ گفتگو کر رہی تھیں۔

اس آدمی نے اس لئے شادی نہیں کی کیونکہ اس کے دل میں ابھی بھی کسی اور کی یادیں اور محبت باقی ہے۔ اسی طرح کی گفتگو کر رہے تھے وہ لوگ۔ اور اس آدمی نے اپنی محبت کا اقرار کیا۔

ہلکی سی روشنی میں دو سال پہلے لکھا گیا ایک خط پڑھنے لگا جو اسے ٹومیسن نے لکھا تھا جس میں لکھا تھا۔

ڈیگوری وین تم نے مجھ سے جس چیز کے بارے میں سوال کیا ہے اسے سن کر میں اب تک حیران ہوں۔ ڈیگوری وین میں تمہارا دل نہیں توڑنا چاہتی۔ مگر پھر بھی نہ تو میں تم سے شادی کر سکتی ہوں اور نہ ہی تم مجھے اپنی محبت دلربا کہہ سکتے ہو۔ کاش میرے الفاظ پڑھ کر تمہیں تکلیف نہ پہنچے۔ تمہارا دل نہ دکھے۔ جب بھی میں سوچتی ہوں کہ تمہیں میری وجہ سے دکھ پہنچے گا تو مجھے افسوس ہوتا ہے۔ کیونکہ میں نے تمہیں ہمیشہ اپنے کزن کلیم یوبرائٹ پر ترجیح دی ہے۔ میں خیال نہیں کرتی کہ میں تمہاری اچھی بیوی ثابت ہو سکوں گی۔ یہ خیال نہ کرنا کہ میرے ذہن میں کوئی اور ہے یا میں کسی اور کو تم پر ترجیح دے رہی ہوں۔ ہاں ایک اور وجہ جو میں تمہیں بتانا چاہتی ہوں وہ میری آنٹی ہیں۔ اگر میں تم سے شادی کرنے کے لئے رضامند ہو بھی جاؤں تو میری آنٹی کبھی بھی اس بات کے لیے تیار نہ ہوں گی۔

میں ہمیشہ تمہیں اچھے الفاظ سے یاد کروں گی اور میری نیک خواہشات ہمیشہ تمہارے ساتھ ہوں گی۔

ٹومیسن یوبرائٹ

دو سال پہلے ایک خزاں کی صبح یہ خط اسے ملا اور اس کے بعد سے دوبارہ اس لڑکی سے ملاقات نہ ہوئی۔ اسے اس لڑکی کا بہت خیال تھا۔ اسے تکلیف دینے کا سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔ ایک طرف یہ خواہش تھی کہ اس کے راستے میں کبھی نہ آئے دوسری طرف یہ خواہش کہ

ہمیشہ اس کے قریب رہے۔ اسی لئے اپنا اچھا پیشہ چھوڑ کر بھیڑوں کو رنگنے کا کام شروع کر دیا تا کہ اس راستے میں سفر کر سکے جہاں ٹومیسن کا گھر تھا۔

عورت کی چھپ کر ملاقات کے بارے میں سنا تو اب اس کا شک یقین میں بدل چکا تھا۔

چار راتیں اس نے چھپ کر یوس ٹے شیاوائے اور وائل ڈیو کا انتظار کیا کہ وہ کب ملاقات کرنے آتے ہیں لیکن عاشق جوڑا نہ آیا۔ پانچویں رات کو اس نے ایک مرد اور عورت کو مختلف سمتوں سے آتے ہوئے دیکھا۔ پہاڑی کے چھوٹے سے گڑھے میں ان دونوں نے ملاقات کی اور رنگساز ڈیگوری وین چھپ کر ان کے اتنے قریب موجود تھا کہ ان کی آوازیں سن سکتا تھا۔

یوس ٹے شیاوائے کی آواز میں اعتماد اور سختی تھی۔ وہ کہہ رہی تھی کہ یہ سن کر اسے اپنی بے عزتی محسوس ہوئی ہے کہ ایک آدمی اس سے یہ مشورہ لینے آیا ہے کہ اسے دوسری عورت ٹومیسن سے شادی کر لینی چاہیے یا نہیں۔ وہ رونے لگی۔ اب میں مزید بے عزتی برداشت نہیں کروں گی۔ وہ عورت تمہارے لیے مجھ سے زیادہ اہمیت رکھتی ہے تو اس سے شادی کر لو۔ آدمی جواب دیتا ہے کہ اس عورت کی اہمیت اتنی زیادہ نہیں ہے تو لڑکی کہتی ہے وہ عورت تمہارے اور میرے درمیان آگئی۔ اس نے تمہیں مجھ سے چھین لیا۔ اب اس کی تکلیف دیکھ کر مجھے ضرور خوشی ہوگی۔ مجھے یہ دیکھ کر بہت خوشی ہو رہی ہے کہ اب وہ تمہارے لیے پہلی سی اہمیت نہیں رکھتی۔ تم کہیں بھی گئے لوٹے تو میرے پاس آئے بس یہی بات ہے اچھی میرے ہرجائی کی۔

ڈیگوری وین کی خواہش تھی کہ وہ یوس ٹے شیاوائے سے ملے اور اسے اس بات پر راضی کرنے کی کوشش کرے کہ وہ وائل ڈیو اور ٹومے سن کے راستے سے ہٹ جائے اور ان دونوں کی شادی ہونے دے۔ اسے امید تھی کہ وائلڈیو اس لڑکی یوس ٹیشیاوائے کا کہنا بہت زیادہ مانتا ہے اور اگر وہ وائلڈ یو سے شادی کرنے سے انکار کر دے تو ٹومے سین اور وائلڈیو کی شادی ہو جائے گی۔ لیکن یوس ٹے شیا وائے نے یہ بات ماننے سے انکار کر دیا۔ وہ غصے میں آگئی اور کہا کہ وائل ڈیو اس سے محبت کرتا ہے اور یہ محبت اس وقت سے چل رہی

ہے جبکہ وائل ڈیو اور ٹومے سین کی شادی کی بات بھی نہیں چلی تھی۔ اس کی باتوں سے یہ بھی پتہ چلا کہ دراصل وہ ضد میں آکر وائلڈیو سے شادی کرنا چاہتی ہے اور اگر اسے اس سے بہتر کوئی آدمی ملے گا تو وائل ڈیو سے شادی کا خیال ترک کر دے گی۔

نے انکار کر دیا اور کہا کہ جس سے شادی کی بات چل رہی ہے اسی سے شادی کی جائے گی۔

مسز کلیم یوبرائٹ وائل ڈیو سے ملتی ہیں اور ٹومے سین سے شادی کی دوبارہ بات کرتی ہیں اور اسے یہ بھی بتاتی ہیں کہ ٹومیسن کے لیے ایک اور رشتہ بھی آیا ہوا ہے۔ وائلڈیو ان سے کہتا ہے کہ اسے سوچنے کے لئے کچھ مزید وقت دیا جائے۔

وائلڈیو دوبارہ یوس ٹے شیاوائے سے ملتا ہے اور اس سے کہتا ہے کہ ہم شادی کر کے کسی اور علاقے میں چلے جاتے ہیں۔ یوس ٹے شیا وائے کو سوچنے کے لیے ایک ہفتے کا وقت دیتا ہے۔ لیکن یوس ٹے شیاوائے کو پتہ چلتا ہے کہ کلیم یوبرائٹ جو کہ پڑھا لکھا اور امیر انسان ہے وہ پیرس سے اس علاقے میں واپس آرہا ہے۔ اس بات کا سن کر وہ وائلڈیو سے شادی کرنے کا ارادہ فی الحال ملتوی کر دیتی ہے۔ اسے لوگ بھی گفتگو کرتے ہوئے سنائی دیتے ہیں جو کہہ رہے ہوتے ہیں کہ کلیم یوبرائٹ اور یوس ٹے شیاوائے کی عادتیں بہت زیادہ ملتی جلتی ہیں۔ دونوں بہت خوبصورت ہیں اور سنجیدہ ہیں۔ اس لئے اگر ان کی شادی ہو جائے تو یہ بہت اچھی جوڑی ہوگی۔ یوس ٹے شیاوائے کو بھی کسی ایسے ہی شخص کی تلاش تھی اس لئے وہ اپنے تصور میں کلیم یوبرائٹ کو بٹھانے لگتی ہے۔ کلیم یوبرائٹ پیرس سے آجاتا ہے تو اس کی ماں مسز کلیم یوبرائٹ اور ٹومے سین اس کا شاندار استقبال کرتی ہیں۔ یوس ٹے شیاوائے کو کلیم یوبرائٹ سے ملنے کی بہت خواہش ہے۔ بار بار اس کے گھر کے قریب جاتی ہے مگر اس سے ملاقات نہیں ہو پاتی۔ پھر اسے علم ہوتا ہے کہ ایک ڈرامے کی ریہرسل کی جا رہی ہے۔

چارلے بھی اس ڈرامے میں ایک کردار ادا کر رہا تھا۔ دراصل وہ دل میں یوس ٹے شیاوائے کو پسند بھی کرتا تھا۔ یوس ٹے شیاوائے نے اسے پیسوں کی رشوت دینے کی کوشش کی کہ اس کی جگہ یوس ٹے شیاوائے کو کردار ادا کرنے دے۔ اس لڑکے نے کہا کہ اگر وہ اسے تھوڑی دیر اپنا ہاتھ پکڑنے دے اور پیار کرنے دے تو وہ اجازت دے دے گا۔ یوس ٹے شیا نے اسے اجازت دے دی۔

سے شادی کرلے یوس ٹے شیاوائے اس کے راستے سے ہٹ چکی ہے۔ اور ایسا ہی ہوا تھا کیونکہ وائلڈیو نے یوس ٹے شیاوائے سے ملنے کی کوشش کی مگر ناکام ہو گیا۔

اب تک اسے یہ علم نہیں تھا کہ یوس ٹے شیاوائے کسی اور کو پسند کرنا شروع کر چکی ہے۔

ڈیگوری وین ٹومے سین کے گھر گیا کہ اگر وہ پریشان ہو تو اسے شادی کی دعوت دے دے۔ مگر اس نے دیکھا کہ وائلڈیو پہلے ہی اپنی شادی کے سلسلے میں وہاں موجود ہے اس لیے وہ خاموشی سے واپس چلا گیا۔ وائلڈیو اور ٹومے سین کی شادی ہو گئی۔ جس کی سب سے زیادہ خوشی یوس ٹے شیاوائے کو ہوئی۔ صرف اس وجہ سے کہ اب وہ کلیم یوبرائٹ سے شادی کر سکتی ہے۔ کیونکہ شادی کے بعد وائلڈیو اب اس کا پیچھا چھوڑ چکا تھا۔

کلیم یوبرائٹ کو یوس ٹے شیاوائے اس کی خوبصورتی اور خاندان کے بارے میں پتہ چلا تو اس میں دلچسپی لینا شروع کر دی۔

کلیم یوبرائٹ ابتدا سے ہی بہت قابل طالب علم تھا۔ نہ صرف بہت پڑھا لکھا بلکہ کامیاب کاروباری فرم سے تعلق بھی تھا۔ بنیادی طور پر وہ بہت اچھا انسان ہے اور چاہتا ہے کہ اپنے علاقے میں تعلیم کو عام کرے۔ یعنی وہ دولت پر انسانی فلاح و بہبود کو اور اپنے علاقے کی خدمت کو ترجیح دے رہا ہے۔ جبکہ لوگوں کا خیال ہے کہ وہ اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکے گا۔

****

کلیم یوبرائٹ اور یوس ٹے شیاوائے ایک دوسرے کو بہت زیادہ پسند کرنے لگے ہیں۔ جبکہ مسز کلیم یوبرائٹ کو اپنے بیٹے کا یوس ٹے شیا وائے کے ساتھ ملنا پسند نہیں کیونکہ وہ اسے اچھی لڑکی نہیں سمجھتیں۔

تھیں۔ چاند کو گرہن لگنا شروع ہو رہا تھا۔ پھر اسے ایک سایہ آتا نظر آیا۔ وہ سایہ اس کی بانہوں میں سما گیا اور دونوں کے ہونٹ ایک دوسرے سے مل گئے۔

میری پیاری یوس ٹے شیاوائے

جواب آیا

میرے بہت ہی پیارے کلیم یوبرائٹ

اسی حالت میں وہ دونوں بہت دیر بغیر کسی الفاظ کے بیٹھے رہے اور ایک دوسرے کا ہاتھ تھامے گرہن لگے ہوئے چاند کو دیکھتے رہے۔

یوس ٹے شیاوائے نے کلیم یوبرائٹ سے پوچھا کیا میری جدائی کا عرصہ تمہیں بہت طویل معلوم ہوا۔

کلیم یوبرائٹ نے جواب دیا ہاں وہ عرصہ اداسی میں گزرا۔

اس کا مطلب ہے کہ تم نے میری جدائی کے عرصے کو طویل محسوس نہیں کیا۔

یہ اس لیے ہوا ہو گا کہ تم اپنے کاموں میں مصروف رہے ہوں گے اور میری یاد نہیں ستائی ہو گی۔ مگر میں جس کے کرنے کے لیے کوئی کام نہ تھا اس کے لیے یہ بہت ہی طویل اور تکلیف دہ عرصہ تھا۔

کلیم یوبرائٹ نے پیار سے کہا اس چاند کی روشنی میں اپنا حسین چہرہ دیکھنے کی اجازت دو۔

آپ کے حسین رخ پہ آج نیا نور ہے

میرا دل مچل گیا تو میرا کیا قصور ہے

دراصل اس سے پہلے میں نے کسی عورت کی قربت نہیں دیکھی۔ ایک مرتبہ پھر اجازت دو کہ میں تمہارے ہونٹوں کو بوسہ دوں۔
کلیم یوبرائٹ نے یوس ٹے شیاوائے سے کہا کہ اس کی آنکھیں تھکی ہوئی نظر آرہی ہیں۔ وہ جواب دیتی ہے کہ اس جگہ رہنے کی وجہ سے

یوبرائٹ پھر کہتا ہے کہ یوس ٹے شیاوائے کو ایسی باتیں نہیں سوچنی چاہئیں۔ وہ جواب دیتی ہے کہ ہو گا تو ایسا ہی۔ جب تمہاری ماں کو علم ہو گا کہ تم مجھ سے ملتے ہو تو وہ مجھے تم سے جدا کر دیں گی۔ کلیم یوبرائٹ جواب دیتا ہے کہ ایسا کبھی نہیں ہو گا۔ ماں کو علم ہے کہ میں تم سے ملاقاتیں کرتا ہوں۔ یوس ٹے شیاوائے اس سے کہتی ہے تم میری وجہ سے مشکلات میں نہ پڑو۔ اس طرح ملاقاتیں کرنے کا کیا فائدہ۔ میں اجازت دیتی ہوں کہ مجھے پیار کرو اور میرے پاس سے چلے جاؤ۔ ہمیشہ کے لئے۔

کلیم یوبرائٹ کہتا ہے اپنی ان سوچوں کو دماغ سے نکال دو۔ بلکہ آج رات تم سے ملاقات کا مقصد صرف محبت کرنا ہی نہیں بلکہ ایک اور مقصد بھی ہے۔ اور وہ یہ کہ تم سے پوچھوں کہ کیا تم میری بیوی بننے کے لئے تیار ہو۔

وہ جواب دیتی ہے کہ اگر واقعی تمہاری یہ خواہش ہے تو میری بھی یہی خواہش ہے۔ وہ مزید کہتی ہے پیارے کلیم یوبرائٹ جب ہم پیرس چلے جائیں گے تو ہماری زندگی کتنی خوشگوار ہو جائے گی۔ کلیم یوبرائٹ پہلے اس کے چہرے کو دیکھتا ہے اور پھر گرہن لگے ہوئے چاند کو اور درخواست کرتا ہے کہ یوس ٹے شیاوائے بغیر کسی شرط کے اس سے شادی کرنا منظور کرلے۔ وہ مزید کہتا ہے کہ یوس ٹے شیا وائے بعض اوقات میں محسوس کرتا ہوں کے یوس ٹے شیاوائے کی خواہشات بہت زیادہ ہیں کیوں کہ وہ بہت شاندار زندگی گزارنا چاہتی ہے۔ مجھے تمہاری ہر خواہش کو پورا کرنا چاہیے تاکہ تم خوش رہو۔ جبکہ میری خواہش ہے کہ میں یہاں اسی جگہ ایک جھونپڑی میں زندگی گزاروں اور لوگوں کو تعلیم دوں۔

یوس ٹے شیاوائے نہایت عقلمندی سے فوری طور پر بات کو تبدیل کرتی ہے اور کہتی ہے مجھے غلط مت سمجھو۔ میں اگرچہ پیرس جانا چاہتی ہوں لیکن تمہیں تو بہت ہی زیادہ محبت کرتی ہوں۔ اتنی محبت کہ تمہارے ساتھ ایک جھونپڑی میں بھی زندگی بسر کر سکتی ہوں۔ کاش

****

یوس ٹے شیاوائے کی خواہش تھی کہ وہ کسی فیشن ایبل علاقے میں جا کر اچھی زندگی گزارے۔ اسے علم تھا کہ کلیم یوبرائٹ کی خواہش ہے کہ وہ یہاں پر سکول کھولے لیکن اس نے سوچا کہ شادی کے بعد وہ اپنا ارادہ تبدیل کر لے گا اور وہ دونوں اس بنجر اور سنسان علاقے سے کسی اچھے علاقے میں جا کر نئی زندگی شروع کریں گے۔ اس لیے اس نے چھ مہینے اس جگہ پر رہنے کی حامی بھر لی اور شادی کی دعوت قبول کر لی۔

کچھ دیر بعد وہ دونوں جدا ہو کر اپنے اپنے گھروں کی طرف چل دیئے۔ جیسے جیسے کلیم یوبرائٹ اپنے گھر کی جانب بڑھ رہا تھا اس کے ذہن میں وہ مشکلات کھل کر سامنے آ رہی تھیں جن کا اس نے سامنا کرنا تھا۔

اسے علم تھا کہ اس کے سامنے تین ایسے نرم و نازک پودے ہیں جن کی اسے حفاظت کرنی ہے۔

اس کی ماں جو اس پر بہت بھروسہ کرتی تھی اور جس کا وہ واحد سہارا تھا۔

دوسرے اس کا سکول کھول کر لوگوں کو تعلیم دینے کا منصوبہ۔

اور تیسرا اپنی محبوبہ کو وہ خوشیاں دینا جس کی وہ خواہش رکھتی تھی۔

****

کلیم یوبرائٹ نے جب یوس ٹے شیاوائے سے شادی کرنے کی بات اپنی ماں کو بتائی تو وہ سخت ناراضگی کی حالت میں رونے لگی اور کہنے لگی کے یوس ٹے شیاوائے اس کی زندگی کو تباہ و برباد کر دے گی۔ وہ کلیم یوبرائٹ جیسے اچھے انسان کی بیوی بننے کی مستحق نہیں ہے۔ ماں کی ناراضگی جب زیادہ بڑھی تو کلیم یوبرائٹ نے ایک جھونپڑی نما گھر رہنے کے لئے لے لیا جو اس کی ماں کے گھر سے چند میل کے فاصلے پر تھا۔ ٹومے سین کو ان باتوں کا علم ہوا تو وہ مسز یوبرائٹ اپنی آنٹی سے ملنے آئی۔ ماں بیٹے میں صلح کرانے کی کوشش کی مگر ناکام رہی۔

وائلڈیو نے ٹومے سین کے ساتھ ضد میں آکر شادی کی تھی۔ جب اسے کلیم یوبرائٹ اور یوس ٹے شیاوائے کی شادی کے بارے میں

کینٹل کچھ لوگوں کو جوا کھیلتے ہوئے دیکھتا ہے تو ان کے ساتھ جوا کھیلنے لگتا ہے۔ پہلے تو قسمت اس کا ساتھ دیتی ہے اور پھر وائلڈیو اسے جوا کھیلنے کی دعوت دیتا ہے اور اس سے تمام رقم جیت جاتا ہے۔ ڈیگوری وین بہت ہی مخلص انسان ہے اور یہ تمام چیزیں خاموشی سے دیکھ رہا ہے۔ اسے افسوس ہے کہ ٹومے سین کی رقم اسے نہیں ملے گی۔ اس لیے اب وہ وائلڈیو کو جوا کھیلنے کی دعوت دیتا ہے اور اس سے تمام رقم جیت لیتا ہے۔ خود کچھ نہیں رکھتا اور یہ تمام رقم جا کر ٹومے سین کے حوالے کر دیتا ہے کہ مسز یوبرائٹ نے یہ رقم اس کے لئے بھیجی ہے۔

****

کلیم یوبرائٹ اور یوس ٹے شیاوائے کی شادی ہو چکی ہے۔ دونوں ایک دوسرے کو پسند کر رہے ہیں اور بہت اچھی زندگی گزار رہے ہیں۔ کچھ عرصہ زندگی کے خوشگوار دن گزرتے رہے جس کے بعد کلیم یوبرائٹ نے اسکول کھولنے کے لیے دوبارہ پڑھائی شروع کر دی۔ جبکہ یوس ٹے شیاوائے موقع کی تلاش میں رہتی کہ کسی طریقے سے کلیم یوبرائٹ کو آمادہ کیا جائے کہ وہ اس علاقے کو چھوڑ کر کسی امیر جدید اور فیشن ایبل علاقے میں چلے جائیں۔

****

مسز یوبرائٹ نے جو رقم ٹومے سین اور کلیم یوبرائٹ کو بھیجی تھی وہ دراصل ساری کی ساری ٹومے سین کو مل چکی تھی اور اس نے مسز یوبرائٹ کو شکریہ کا پیغام بھی بھجوایا۔ جب انہیں کوئی پیغام کلیم یوبرائٹ کی طرف سے موصول نہیں ہوا تو وہ سمجھیں کہ چونکہ وائلڈیو وہ رقم جوئے میں جیت چکا تھا اس لیے اپنی سابقہ محبوبہ یوس ٹے شیاوائے کو وہ رقم دے دی ہو گی۔ غصہ تو انہیں پہلے ہی تھا اب موقع ملا

تو یوسٹے شیاوائے کے گھر پہنچ گئیں۔ اس سے رقم کے بارے میں دریافت کیا۔ دونوں عورتیں ہی غصے والی تھیں تو دونوں میں لڑائی شروع ہو گئی اور ان کی نفرت کھل کر سامنے آگئی۔

جب ٹومے سین کو رقم کے بارے میں سب باتوں کا پتہ چلتا ہے تو وہ یوس ٹے شیاوائے اور کلیم یوبرائٹ کے پاس آکر بتاتی ہے کہ جب مسز یوبرائٹ نے انہیں اس بارے میں بتایا تو وہ آدھی رقم کلیم یوبرائٹ کے حوالے کرنے آگئی ہے۔ اگرچہ جو غلط فہمی پیدا ہوئی تھی وہ تو ختم ہو چکی ہے مگر دلوں میں موجود نفرت ختم نہ ہو سکی۔

زیادہ بوجھ پڑھنے سے اس کی بینائی متاثر ہو گئی۔ اب اسے بہت کم نظر آرہا تھا۔

ڈاکٹر کے مشورے پر اس نے بہت زیادہ احتیاط کی. روشنی سے بھی اپنے آپ کو دور رکھا۔ سکول کے ارادے کو بھی فی الحال ترک کر دیا۔ ایک دن باہر نکلا تو جھاڑیاں کاٹ کر جمع کرتے ہوئے ہوئے ایک شخص ہمفرے کو دیکھا۔ اس کے ذہن اور سوچ کے مطابق کوئی کام چھوٹا یا بڑا نہیں تھا۔ کلیم یوبرائٹ کام کی عظمت پر یقین رکھتا تھا تو اس نے بھی فی الحال اس پیشے کو اپنانے کا فیصلہ کیا۔ اسے تو اس میں کوئی برائی محسوس نہیں ہوئی مگر جب یوس ٹے شیاوائے نے اسے یہ کمتر کام کرتے ہوئے دیکھا تو اسے فیشن ایبل علاقے میں جا کر اچھی زندگی گزارنے کا منصوبہ اور سہانے خواب چکنا چور ہوتے محسوس ہوئے۔ وہ تصور بھی نہیں کر سکتی تھی کہ اتنا پڑھا لکھا انسان ایسے گھٹیا پیشے کو بھی اتنی خوشی کے ساتھ اپنا سکتا ہے۔ کلیم یوبرائٹ نے اس سے پوچھا کہ کیا یوس ٹے شیاوائے کو اپنے شادی کے فیصلے پر شرمندگی ہے تو اس نے ہاں میں جواب دے دیا۔

یوس ٹے شیا جو اپنے آپ کو تنہا اور اکیلی محسوس کر رہی تھی اس نے کلیم یوبرائٹ سے کہا کہ وہ ایک مقامی میلے میں شرکت کے لیے جانا چاہتی ہے۔ کلیم یوبرائٹ نے نہ چاہتے ہوئے بھی اجازت دے دی۔ اس میلے میں تمام لوگ رقص کر رہے تھے۔ اس کے پرانے

محبوب وائلڈیو نے اسے دیکھ لیا اور رقص کی دعوت دی۔ جب کلیم یوبرائٹ کی بینائی کے کمزور ہونے کا پتہ چلا تو اسے موقع ہاتھ آ گیا کہ ایک مرتبہ پھر یوس ٹے شیاوائے کے نزدیک آنے کی کوشش کرے۔

ڈیگوری وین کی خواہش تھی کہ ٹومے سین بھی خوش رہے یوس ٹے شیاوائے بھی۔ اس لیے اس نے ٹومے سین سے کہا کہ اس کے شوہر کے کسی اور لڑکی سے تعلقات قائم ہو رہے ہیں اس لیے وہ خیال رکھے۔ ٹومے سین نے اس بات کے بعد اپنے شوہر سے ناراضگی کا بھی اظہار کیا۔ جبکہ وائلڈیو سمجھ رہا تھا کہ ڈیگوری وین اور مسز یوبرائٹ مل کر اس کے خلاف سازشیں کر رہے ہیں۔ مگر جب وقت ملتا وہ یوس ٹے شیا کے گھر کی طرف جاتا تاکہ اس سے ملاقات کر سکے۔ مگر جب بھی ملاقات کا موقع ملتا تو ڈیگوری وین درمیان میں آ جاتا۔ کچھ ایسا کرتا جس کی وجہ سے دونوں ملاقات نہ کر سکیں۔

ڈیگوری وین واقعی بہت مخلص تھا اس لیے اس نے مسز کلیم یوبرائٹ سے کہا کہ انہیں اپنے بیٹے سے اچھے تعلقات قائم کر لینے چاہئیں ورنہ ٹومے سین اور یوس ٹے شیاوائے دونوں کا بہت زیادہ نقصان ہو سکتا ہے۔ اس کی باتیں سن کر مسز کلیم یوبرائٹ اپنے بیٹے سے ملاقات کرنے اور حالات درست کرنے کے لئے تیار ہو گئیں اور ایک دن اپنے بیٹے کے گھر کی جانب سفر شروع کیا تاکہ اس سے ملاقات کریں اور صلح کر لیں۔

راستے میں مختلف سوچیں ان کے ذہن میں گردش کر رہی تھیں۔ کیا یہ میری توہین نہیں کہ اپنے بیٹے کے پاس جا رہی ہوں۔ دور سے انہیں اپنا بیٹا نظر آ گیا جو گھر کی طرف جا رہا تھا مگر اس نے جوگھیا اور معمولی پیشے کے کپڑے پہنے ہوئے تھے اسے دیکھ کر انہیں یقین ہی نہیں آ رہا تھا کہ وہ ان کا بیٹا ہے۔ شدید گرمی اور طویل راستہ ہونے کی وجہ سے انہوں نے کچھ دیر آرام کیا اور دوبارہ سفر شروع کرنے کے بعد اپنے بیٹے کے گھر پہنچ گئیں۔

جس وقت انہوں نے دروازے پر دستک دی تو تھکا ہارا کلیم یوبرائٹ گہری نیند سویا ہوا تھا جبکہ اس کی بیوی یوس ٹے شیا اپنے محبوب وائلڈیو کے ساتھ باتوں میں مشغول تھی۔ جیسے ہی اس نے کلیم یوبرائٹ کی ماں کو دیکھا تو ڈر گئی کہ کہیں اسے یا کلیم یوبرائٹ کو اس کے

عورت نے دوبارہ شدید گرمی میں اپنے گھر کی طرف واپس جانا شروع کیا۔ اسے ایک لڑکا جانی نان سچ ملا جسے بتایا کہ اس کے بیٹے نے اسے بہت پریشان کیا ہے اور اس نے اپنے بیٹے کی وجہ سے بہت دکھ اٹھائے۔ وہ اتنی تھک چکی تھیں کہ ایک جگہ بیٹھ کر آرام کرنے لگیں پہلے سے ہی تھکی ہوئی عورت کی حالت مرنے کے قریب اس وقت ہوگئی جب انہیں ایک سانپ نے کاٹ لیا۔

****

ماں نے جب کلیم یوبرائٹ کے گھر کا دروازہ بجایا تھا تو وہ سو رہا تھا۔ مگر سوتے ہوئے بھی اسے محسوس ہوا جیسے ماں نے دروازہ بجایا ہے۔ وہ جاگا تو ماں کی یاد ستانے لگی اور ماں سے ملنے کے لئے ان کے گھر کی طرف روانہ ہوگیا۔ راستے میں اسے ماں کی تکلیف کی آواز سنائی دیتی ہے۔ وہ مدد کے لیے علاقے کے لوگوں کو بلاتا ہے۔ سانپ کے زہر کو ختم کرنے کے لیے لوگ علاج بھی کرتے ہیں۔

جس وقت کلیم یوبرائٹ اپنی مرتی ہوئی ماں کے پاس موجود تھا اس وقت وائلڈیو پھر یوس ٹے شیا وائے کے پاس آیا اور بتایا کہ اسے ایک رشتے دار کی طرف سے وراثت میں بہت بڑی رقم ملی ہے۔ مگر وہ اس کے کس کام کی کیونکہ اس کی اصل دولت تو یوس ٹے شیا وائے تھی جو اب کلیم یوبرائٹ کے پاس ہے۔ وہ باتیں کرتے ہوئے آگے جا رہے ہوتے ہیں تو اس جگہ پر پہنچ جاتے ہیں جہاں پر کلیم یوبرائٹ اپنی ماں کے ساتھ موجود تھا۔ بہت سے لوگ وہاں پر جمع تھے۔ انہیں علم ہوگیا کہ کلیم یوبرائٹ کی ماں مر چکی ہے۔ وائلڈیو اور یوس ٹے شیا وائے کو یہ بھی علم تھا کہ وہ اپنے بیٹے سے ملنے کے لیے آئی تھیں مگر دروازہ نہ کھولا گیا۔ اس وقت وہ اپنے آپ کو گناہگار سمجھ رہی تھی اور اپنے شوہر اور ساس سے ملنے کے بجائے خاموشی سے اپنے گھر واپس چلی گئی۔

ماں کی موت کا صدمہ بیٹے کو اتنا زیادہ ہوا کہ وہ کئی ہفتے بیمار رہا۔ یوس ٹے شیاوائے کی اتنی ہمت نہ تھی کہ وہ بتا سکتی کہ اس کی ماں اس سے ملنے آئی تھی۔ کلیم یوبرائٹ ماں کی موت کا ذمہ دار اپنے آپ کو ٹھہرا رہا تھا کہ اسے پہلے ماں سے ملنے جانا چاہیے تھا۔ ٹومے سین بھی اسے ملنے اور اس کا غم ہلکا کرنے کے لیے آتی ہے مگر وہ پریشانی کی حالت میں روتا ہے اور کہتا ہے کے کاش ایک دفعہ ماں یہاں پر آئی ہوتی تو وہ اس کا بہت خیال کرتا۔ یہ سب کچھ سننے کے بعد بھی یوس ٹے شیاوائے کی سچ بتانے کی ہمت نہیں پڑتی کہ اس کی ماں اس سے ملنے وہاں آئی تھیں۔

کرسچن کینٹل جب کلیم یوبرائٹ کو یہ پیغام دینے آتا ہے کہ ٹومے سین کے بیٹی پیدا ہوئی ہے تو اس وقت وہ یہ بھی بتا دیتا ہے کہ مسز یو

یہ سن کر کلیم یوبرائٹ کہ دل میں شک پیدا ہوا اور اس نے مزید تفتیش کی۔ مختلف لوگوں سے بات کی اور یہ بات اس کے علم میں آگئی کہ اس کی ماں اس کے گھر میں ملنے کے لیے آئی تھیں اور اس کی بیوی نے دروازہ نہیں کھولا۔ جس کی وجہ سے وہ ناراض اور دلبرداشتہ ہو کر وہاں سے چلی گئیں اور یہ سمجھیں کہ اس کا بیٹا اس سے ملنا نہیں چاہتا۔ اب وہ شدید غصے کی حالت میں ہے اور یوس ٹے شیاوائے پر پاگلوں کی طرح غصہ کرتا ہے۔ شدید غصے میں اس سے پوچھتا ہے کہ جب اس کی ماں کا انتقال ہوا تھا تو اس دن ٹومے سین کے ساتھ گھر میں کون سا مرد موجود تھا۔ یوس ٹے شیاوائے بھی اب غصے میں آچکی ہے اور کہتی ہے کہ ہاں اس وقت وائلڈیو اس کے ساتھ گھر میں موجود تھا۔ وہ غصے میں کہتی ہے کہ اس بنجر اور ویران جگہ میں کلیم یوبرائٹ کے ساتھ رہنے سے بہتر ہے کہ کلیم اسے اپنے ہاتھوں سے قتل کر دے۔ کلیم غصے میں تو تھا مگر یہ سمجھ چکا تھا کہ اس جگہ یوس ٹے شیاوائے رہنا نہیں چاہتی اور اسی وجہ سے اس کی ذہنی حالت ٹھیک نہیں ہے۔ یوس ٹے شیاوائے رو رہی ہے۔ وہ بتاتی ہے کہ جان بوجھ کر ایسا نہیں ہوا تھا بلکہ وہ سمجھ رہی تھی کہ کلیم یوبرائٹ دروازہ کھول دے گا اور اگر ایک مرتبہ پھر اس کی ماں دروازہ بجاتی تو وہ دروازہ ضرور کھول دیتی۔ لیکن وہ اب اس گھر میں رہنا نہیں چاہتی تھی اور اپنے دادا کے گھر میں چلی گئی۔

تحریر سید عرفان علی۔ وہاں پر اس کا ارادہ پستول سے اپنے آپ کو ختم کرنے کا تھا لیکن چارلی نے جو اسے پسند کرتا تھا اس پستول کو وہاں سے غائب کر دیا۔ اس کا دادا معاملات کو سمجھ چکا ہے اس لیے یوس ٹے شیاوائے سے کوئی سوال نہیں کرتا۔ کچھ دنوں بعد اسے بتاتا ہے کہ کلیم یوبرائٹ اپنی ماں کے گھر رہنے کے لئے آگیا ہے۔

وائے اس سے ملنے کی خواہش مند ہے اور اس سے ملنے آجاتا ہے۔

یوس ٹے شیاوائے اسے بتاتی ہے کہ آگ اس نے نہیں جلوائی۔ لیکن ایک طرف یوس ٹے شیاوائے کی خواہش ہے کہ اس سے ہمدردی کی جائے اور اس بنجر جگہ سے باہر نکلنے میں مدد کی جائے اور دوسری طرف وائلڈیو بھی اس وقت اس سے ہمدردی محسوس کر رہا ہے۔ اسے افسوس ہے کہ کلیم یوبرائٹ کی ماں کے مرنے کا نام یوس ٹے شیاوائے پر لگایا گیا ہے۔ وہ دونوں اس علاقے کو چھوڑ کر فیشن ایبل علاقے میں جانے کا پروگرام بنا لیتے ہیں۔

جس وقت وائلڈیو اور یوس ٹے شیاوائے ملاقات کر رہے ہوتے ہیں اس وقت کلیم یوبرائٹ ٹومے سین سے ملنے گیا ہوتا ہے۔ ٹومے سن کو افسوس ہوتا ہے کہ کلیم یوبرائٹ اور یوس ٹے شیاوائے کے درمیان لڑائی ہو چکی ہے۔ وہ انہیں صلح کرنے کا کہتی ہے کلیم یوبرائٹ بھی اپنی بیوی کی غیر موجودگی میں اور اپنی ماں کے مرنے کے بعد بہت تنہائی محسوس کر رہا ہے اور اس کی بہت خواہش ہے کہ اس کی بیوی اس کے پاس واپس آجائے۔ اس سلسلے میں ایک خط اپنی بیوی کے نام لکھتا ہے اور سوچتا ہے کہ اگر کل تک یوس ٹے شیاوائے واپس نہیں آئے گی تو یہ خط لکھ کر اس سے درخواست کروں گا کہ وہ واپس آجائے۔ دوسری طرف یوس ٹے شیاوائے سوچ رہی ہے کہ اس کی اور کلیم یوبرائٹ کی اب کبھی صلح نہیں ہو سکے گی اور نہ ہی کبھی وہ ایک ساتھ اچھے طریقے سے زندگی گزار سکیں گے۔

کلیم کا لکھا ہوا خط یوس ٹے شیاوائے کے دادا کو موصول ہوتا ہے۔ وہ خط یوس ٹے شیاوائے کے کمرے میں بھجوا دیتے ہیں مگر یوس ٹے شیا وائے کو اس کے بارے میں علم نہیں ہوتا۔

****

باہر شدید طوفان ہے۔ تیز ہوا اور بارش۔ رات کا وقت ہے اور یوس ٹے شیاوائے وائلڈیو کے پاس جا رہی ہے تاکہ اس بنجر علاقے کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے چھوڑ کر چلی جائے۔

سب لوگ مفرور جوڑے کو تلاش کرنے کے لیے نکل جاتے ہیں۔ کلیم کو وائلڈیو ملتا ہے جو یوس ٹے شیاوائے کا انتظار کر رہا ہوتا ہے۔ دونوں غصے کی حالت میں ایک دوسرے سے بحث شروع کرتے ہیں۔ اسی دوران انہیں پانی میں گرنے کی آواز سنائی دیتی ہے۔ یوس ٹے شیا پانی میں گری ہے تو وہ دونوں بھی اسے بچانے کی خاطر پانی میں کود جاتے ہیں۔

ٹومے سن اور ڈیگوری وین بھی وہاں پہنچ جاتے ہیں۔ ڈیگوری وین پانی میں چھلانگ لگاتا ہے اور دونوں آدمیوں کو پانی سے باہر نکالنے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔ علاقے کے لوگ بھی وہاں پہنچ چکے ہیں۔ وہ پانی میں سے یوس ٹے شیاوائے کو بھی نکال لیتے ہیں۔ کلیم یوبرائٹ زندہ بچ چکا ہے جبکہ وائلڈیو اور یوس ٹے شیاوائے زندگی کی بازی ہار چکے ہیں۔ وائلڈیو کے کپڑوں سے بہت زیادہ رقم برآمد ہوتی ہے جو ثابت کر رہی تھی کہ اس کا واپس آنے کا ارادہ نہیں تھا۔ کلیم یوبرائٹ کو یوس ٹے شیاوائے کی موت کا بہت دکھ تھا۔ اس کے خیال میں اس کی موت کا وہی ذمہ دار تھا۔

ڈیگوری وین بھی اس علاقے کو چھوڑ کر واپس اپنے علاقے میں رہنے کے لئے چلا گیا۔

ٹومے سین بہت زیادہ رقم ملنے کی وجہ سے اب امیر ہے مگر سادگی سے زندگی بسر کرتی ہے اور کلیم یوبرائٹ کے کہنے پر اب وہ دوبارہ اپنی آنٹی کے گھر رہنے کے لئے آ گئی ہے۔ اگرچہ اسے علم تھا کہ اس کا شوہر اس کے ساتھ مخلص نہ تھا مگر پھر بھی بہت عرصہ اپنے

شوہر کی موت اور اس سے جدا ہونے کا اسے افسوس رہا۔ اپنا زیادہ وقت اپنی چھوٹی بیٹی کے ساتھ گزارتی اور چونکہ ہر وقت یوس ٹے شیا

بڑی سوچ کا بڑا فنکار ٹامس ہارڈی بنیادی طور پر ایک آرٹسٹ تھا
مگر اس کے آرٹ میں فلسفے کی گہری جھلک موجود ہے

تقدیر اور انسان کے درمیان کیا رشتہ ہے
یہی سوال اس سوچ اور فلسفے کی بنیاد ہے

جارج ایلیٹ کہتی ہے کہ انسان کو یہ حق حاصل ہے کہ نیکی اور بدی کے درمیان فیصلہ کرے
جبکہ ٹامس ہارڈی کہتا ہے کہ جب بھی مقابلہ ہو گا انسانی سوچ اور فطرت کے فیصلے کے درمیان

توفتح صرف اور صرف فطرت کی ہی ہوگی

یعنی دنیا کی کچھ طاقتیں جن میں فطرت حادثات اتفاقات واقعات وغیرہ شامل ہیں
انسان کی خوشیوں سے حسد کرتی ہیں
اور ہماری قسمت کو ہماری خوشیوں کو ہمیشہ خاک میں ملانے کے درپے رہتی ہیں۔
دوسری طرف مشینوں کی حکومت اور امیر طبقہ خوشیوں اور خواہشات کو تباہ کرنے پر ہمیشہ تیار رہتا ہے -
بچہ پیدا ہوا روتے ہوئے رخصت بھی ہو گا پریشان حال اور درمیان کی زندگی بھی گزارے گا تکالیف اور پریشانیوں میں - ہارڈی کے ناولز میں سکون ہے مگر تلخی اور چبھن کے ساتھ - لیکن اس تلخی اور چبھن سے ہم بدمزہ نہیں ہوتے -
آپ مضبوط ترین محل کی تعمیر کریں صحت مند ترین انسان کی طرف دیکھیں یا قارون کے خزانے پر نظر ڈالیں
کچھ نظر نہ آنے والی طاقتیں ان پر اثر انداز ہوں گی اور آپ کے دیکھتے ہی دیکھتے ان چیزوں کو تباہ و برباد کر دیں گی۔ صحت بیماری میں امیری غریبی میں محل کھنڈر میں باغ صحرا میں اور خوبصورتی بدصورتی میں تبدیل ہو جائے گی - یہ سب کچھ اس وقت تک ہوتا رہے گا جب تک زندگی موت میں نہیں ڈھل جاتی - انجانی طاقتوں کا یہ سلسلہ چلتا رہے گا یہ سوچے بغیر کہ انسان کتنی تکلیف میں ہے

Wessex ویسکس

کا ہارڈی کے ناولز میں بہت اہم حصہ ہے - یہ علاقہ صرف ایک سٹیج نہیں جہاں انسانی کردار کہانی کو آگے بڑھائیں گے بلکہ ویسیکس تو خود ایک کردار ہے جو نہ صرف دیگر کرداروں پر بلکہ پڑھنے والوں پر بھی بہت گہرا اثر چھوڑتا ہے - یہ پیدائش سے موت تک اور خوشی سے غمی تک سب چیزوں کا اظہار بھرپور طریقے سے کرتا ہے -

سید عرفان علی ڈوٹ کوم کی تمام کتب پیکا ایکٹ
اور ڈی ایم سی اے کے تحت کاپی رائٹڈ ہیں

سید عرفان علی

ریٹرن آف دی نیٹو

اس کتاب کی آڈیو بک ڈاؤن لوڈ کریں

دنیا کی بہترین کتب کے تراجم آڈیو اور ٹیکسٹ ڈاؤن لوڈ کریں

www.SyedIrfanAli.com
www.server555.com